



**THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES**

OFFICIAL REPORT

Monday, July 09, 2012
(83rd Session)
Volume VII No.01
(Nos.01-05)

CONTENTS

	Pages
1. Recitation from the Holy Quran	1
2. Panel of Presiding Officers.....	2
3. Leave of Absence	2-3
4. Legislative Business:	
i. The Review of Innocence Claims Bill, 2012 ...	3-4
ii. The Supreme Court of Pakistan (Curative Jurisdiction) Bill, 2012	5-11
iii. The Right to Free and Compulsory Education Bill, 2012	12-32
5. Points of Order:	
i. Shortage of Water in Gwadar	33-44
ii. Resumption of Drone Attacks	45
6. Condolence Resolution	46-48

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Monday, July 09, 2012

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at twelve minutes past six in the evening with Mr. Chairman (Syed Nayyer Hussain Bokhari) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ-

وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَعِيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ
سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى لَفُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا
الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ﴿١٧﴾ فَلِذَلِكَ فَادْعُ ۗ وَ
اسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ۗ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۗ وَقُلْ آمَنْتُ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ
مِنْ كِتَابٍ ۗ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۗ اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۗ لَنَأَ
أَعْمَالُنَا وَنَعْمُ أَعْمَالُكُمْ ۗ لَا حِجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۗ اللَّهُ يَجْمَعُ
بَيْنَنَا ۗ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾

ترجمہ: اور یہ لوگ جو الگ الگ ہوئے ہیں تو علم (حق) آپکنے کے بعد آپس کی ضد سے (ہوئے ہیں)۔ اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک وقت مقرر تک کے لیے بات نہ ٹھہر چکی ہوتی تو ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور جو لوگ ان کے بعد (اللہ کی) کتاب کے وارث ہوئے وہ اس (کی طرف) سے شبہ کی الجھن میں (پھنسے ہوئے) ہیں۔ تو (اے محمد ﷺ) اسی (دین کی) طرف (لوگوں کو) بلا تے رہنا اور جیسا تم کو حکم ہوا ہے (اسی پر) قائم رہنا۔ اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا۔ اور کبہ دو کہ جو کتاب اللہ

نے نازل فرمائی ہے میں اس پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور مجھے حکم ہوا ہے کہ تم میں انصاف کروں۔ اللہ ہی ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے۔ ہم کو ہمارے اعمال (کا بدلہ ملے گا) اور تم کو تمہارے اعمال (کا)۔ ہم میں اور تم میں کچھ بحث و تکرار نہیں۔ اللہ ہم (سب) کو اکٹھا کرے گا۔ اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(سورۃ الشوریٰ آیات 14 تا 15)

Panel of Presiding Officers

Mr. Chairman: *Bismillah-ir-Rehman-ir-Raheem*. Panel of Presiding Officers.

In pursuance of sub-rule (1) of rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 2012, I nominate the following members, in order of precedence, to form a Panel of Presiding Officers for the 83rd Session of the Senate of Pakistan:-

1. Senator Ahmed Hassan
2. Senator Syed Muzafar Hussain Shah
3. Senator Haji Ghulam Ali

Now we take up leave applications.

Leave of Absence

جناب چیئرمین: سینیٹر حمزہ صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 82 ویں اجلاس کے دوران مورخہ 11 جون کو شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 82 ویں اجلاس کے دوران مورخہ 11 جون کو شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد طلحہ محمود صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 82 ویں اجلاس کے دوران مورخہ 11 اور 12 جون کو شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سید ظفر علی شاہ صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 82 ویں اجلاس کے دوران مورخہ 11 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر امر جیت صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 82 ویں اجلاس کے دوران مورخہ 11 جون کو شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: وفاقی وزیر برائے نارکوٹکس کنٹرول حاجی خدا بخش راجڑ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 9 اور 10 جولائی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

LEGISLATIVE BUSINESS

The Review of Innocence Claims Bill, 2012

Mr. Chairm: Now we take up Item No. 2. Senator Nasreen Jalil, Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi and Senator Dr. Muhammad Farogh Naseem may move Item No. 2.

فروع نسيم صاحب! آپ move کریں گے؟
سینیٹر ڈاکٹر محمد فروع نسيم: میں جناب move Item No.2 کرتا ہوں۔

Sir, I beg to move for leave to introduce a Bill to provide for an extraordinary procedure to investigate and determine credible claims of factual innocence [The Review of Innocence Claims Bill, 2012].

Senator Muhammad Jehangir Bader (Leader of the House): Not opposed.

Mr. Chairman: It has not been opposed. Now, you may move Item No.3.

Senator Dr. Muhammad Farogh Naseem: I beg for leave to introduce a Bill to provide for an extraordinary procedure to investigate and determine credible claims of factual innocence [The Review of Innocence Claims Bill, 2012].

Mr. Chairman: As the Bill has not been opposed, it may be sent to the Standing Committee concerned. Yes, Tahir Mashhadi *Sahib*.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Leader of the House has not been opposing this Bill. These Bills are very pro-people and pro-public. They bring great benefit to the people of Pakistan.

جناب! میری یہ request ہے کہ کیونکہ یہ دونوں Bills oppose بھی نہیں ہوئے اور دونوں کے دونوں Bills انصاف کے لئے بہت ہی ضروری ہیں تو ان کو اگر ہاؤس آج پاس کر دے تو it would be better than sending it to the Committee. Thank you sir.

Mr. Chairman: Shah *Sahib*, under the rules the first stage is the leave sought from the House and when the leave is granted or it is not opposed by the Government then the Bill is

introduced and when the Bill is introduced, then it is sent to the Committee under the rules. That is the procedure you know. So, I have already said that the Government has not opposed this Bill, so it may be sent to the concerned Standing Committee. That is already observed by the Chair.

جی ظفر علی شاہ صاحب! آپ کچھ کھننا چاہتے ہیں۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب چیئرمین! اس Bill کے بارے میں ہم نے بھی بات کرنی ہے۔ Oppose کرنا ہے، کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: گزارش یہ ہے کہ this was already put to the House and nobody opposed it.

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: بیک وقت دو Bills پیش نہیں ہو سکتے۔ وہ تو ہوا ہی نہیں۔

جناب چیئرمین: اگلا Bill move نہیں ہوا۔ ابھی تو Item No. 2, we are not

at Item No. 4, Item No. 4 please! جی فروغ نسیم صاحب! take up now Item No. 4.

The Supreme Court of Pakistan (Curative Jurisdiction) Bill, 2012

Senator Dr. Muhammad Farogh Naseem: I beg to move for leave to introduce a Bill to provide for Curative Review by the Supreme Court of Pakistan [The Supreme Court of Pakistan (Curative Jurisdiction) Bill, 2012].

Senator Muhammad Jehangir Bader: Not opposed and send it to the Committee.

Mr. Chairman: Item No. 4, the Treasury Benches have not opposed it.

اپوزیشن سے oppose ہوا ہے۔ جی فروغ نسیم صاحب! آپ فرمائیں۔

Senator Dr. Muhammad Farogh Naseem: May I respectfully explain what this Bill is all about. Article 188 of the Constitution sir, provides that the Supreme Court shall have the power subject to the provisions of any Act of [Majlis-e-Shoora (Parliament)] and of any rules made by the Supreme Court to review any judgment pronounced or any order made by it. Sir, there was in 1956 the Supreme Court rules which was substituted by 1980 rules but till date we don't have an Act of Parliament which regulates the procedure of review. The Indian Supreme Court in 2002 has decided a case which says that in rare of the rarest cases there could be a manifest miscarriage of justice and in order to cure that manifest miscarriage of justice, there should be an opportunity available by law to the Supreme Court, the highest court to carry out a curative review and this view is also supported by many other jurists in Canada, America and England. Therefore, my respectful submission to the entire House is that in rare of the rarest cases where there has been a manifest miscarriage of justice, an opportunity must be provided, of course, this will not be done by view of routine but in the rare of the rarest cases this would be the operative test. Therefore, the Pakistani law as far as this is concerned it is wanting there is no law on the point in Pakistan as far as this is concerned. This is an opportunity to enrich the jurisprudence of this country by passing this legislation. Thank you sir.

Mr. Chairman: Thank you. Zafar Ali Shah Sahib.

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب چیئرمین! ایک طرف تو بڑا hue and cry ہے ملک میں اور خصوصاً رولنگ پارٹی کی طرف سے اور Treasury Benches کی طرف سے کہ سپریم کورٹ یا ہائی کورٹس آف پاکستان وہ اپنے اختیارات کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔

وہ with due respect to the Supreme Court and High Courts encroach کرتے ہیں، وہ اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہیں اور آگے گزر جاتے ہیں۔ دوسری طرف سے مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ 188 کی موجودگی میں Supreme Court rules کی موجودگی میں ایک review جو within 30 days provide کیا گیا ہے اور litigants کو opportunity دی گئی ہے اس کے بعد یہ جو ہے ایک نیا thought ہو گا کینیڈا اور امریکہ میں ہو گا، کینیڈا اور امریکہ کی بات ہے تو ان کی بہت ساری باتیں آپ کو دیکھنی پڑیں گی اس judicial system and political system کی بھی۔ یہ ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ یہ تو بہت بڑا pandora box آپ کھولیں گے۔ یہ تو بالکل un-ended کو ہاتھ ڈال رہے ہیں کہ پاکستان کے judicial system کو اتنا بھمبل بھوسے میں ڈال دیا جائے اور لوگ اتنے اس میں involve ہو جائیں کہ یہ سلسلہ کبھی ختم ہی نہ ہو اور پھر میں یہ بھی عرض کر دوں کہ اگر سپریم کورٹ آف پاکستان کو اس قسم کے اور کوئی اختیارات دیے گئے تو کل شاید آپ کو یا ہمیں this way or that way کسی طرف کو بھی اور بھی تکلیف ہو سکتی ہے۔ پھر سپریم کورٹ کے دماغ شاید ہم سے تھوڑے زیادہ ہوں۔ پھر اگر jurisdiction کا انہیں ہاتھ پڑ گیا تو پھر بہت سارے لوگوں کو اور بہت سارے اداروں کو شاید مزید پریشانی ہو۔ جناب چیئرمین! میں تو یہ نہیں کہتا کہ آپ کمیٹی کو بھیجیں یا نہ بھیجیں، پہلے Law and Justice Committee کو بھیج دیں یا کسی اور relevant Committee کو بھیج دیں لیکن یہ بات نہیں چلے گی کہ ایک طرف تو یہ شکایتیں کہ جناب آپ encroach کر رہے ہیں اپنے اختیارات سے اور دوسری طرف سے ان کو رعایتیں اور اختیارات دے دیے جائیں۔ 188 موجود ہے اور review petition موجود ہے اور کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی جگہ پر وہ سلسلہ تو ختم ہونا چاہیے۔ حالانکہ اس پر مختلف opinions ہیں۔ حکومت پاکستان نے ایک reference بھیجا ہے جناب ذوالفقار علی بھٹو شہید کا اور اس پر سپریم کورٹ میں بحث ہو رہی ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ ہو نہیں سکتی لیکن ابھی ہوا بھی ہے اور ریفرنس بھیجا بھی گیا ہے۔ اگر یہ black and white میں اس طرح rules یا Constitution میں یا کوئی اور مزید law کی شکل میں آیا تو جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ larger interest of the country ہے اور litigants کے interest میں ہے اور even خود institutions کے حق میں بھی یہ ہے کہ اس کا مزید pandora box نہ کھولا جائے اور نہ اس قسم کی law کی کوئی قدغن کی

ضرورت ہے یہاں پر۔ Thank you very much.

جناب چيئر مين: شكريه- رفیق رجاوانہ صاحب۔

Senator Malik Muhammad Rafique Rajwana: Sir, I endorse the views of my learned friend, Zafar Ali Shah *sahib* but with certain additions. On the face of it amounts to amending Article 188 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan. Article 188 takes care of the power of review of the Supreme Court and the grounds are mentioned, Order No.47 of the Code of Civil Procedure and your honour knows very well more than me.

Now, the submission is, what is the need, at this moment, at this juncture, when there is already a move to let down the Supreme Court of Pakistan and people have also heard about that the amendment of the contempt of court tactic being brought in the House and so many other legislations whereby a direct conflict is being lodged with the Supreme Court of Pakistan. I would humbly request that these efforts should be avoided. According to my humble view, it is politically motivated and when we go through this, the support is being taken from Indian jurisdiction and from other courts also. Let us first of all strengthen the democracy as in India. Let us create the situation as in Canada. Let us create the environment as in America and in other countries. Now the submission is that it has been mentioned on the certain page, in second para, whereas the said Article 188 of the Constitution also provides that such power of review of the Supreme Court is subject to the provision of any Act of *Majlis-e-Shoora*. Now the submission is that the power of review, it is not there with the power of second review and now very astonishing amendment which is mentioned over here on the first page in clause 2, sub-clause (2) in proviso. This is very dangerous. Provided that no limitation period shall be attached to curative application. The submission is that review itself

is a very limited power under the Constitution of Pakistan to be read with Order 47 of the Code of Civil Procedure. In rare cases when there is error apparent on the face of the record, some evidence has been left. Now, when the honourable Supreme Court once exercises the power of review and even then it may be given shape of curative review power, what is it about? I humbly submit that we strongly oppose this Bill. It is politically motivated, particularly, the words “no period of limitation is required” in certain cases pending in the Supreme Court and there are other cases which can be reopened. I would not say with so many loud words. There are other cases which can be reopened. Now where the matter will end? My submission would be, please, please create a situation whereby the independence of judiciary is protected. Create a situation whereby the conflict between the institutions is avoided. So, I would sum up my humble submission that this Bill should not be presented and it should not be carried. Thank you.

Mr. Chairman: Yes, Dr. Naseem *sahib*.

Senator Dr. Muhammad Farogh Naseem: Sir, I am grateful and I am grateful to my learned brothers who have expressed so far.

First of all, there is no political angle as far as this Bill is involved. As far as my party is concerned, we support the judiciary, we support the independence of judiciary. As far as the objection is concerned, Article 188

کے یہ خلاف ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ سپریم کورٹ کے rules میں یہ لکھا ہوا ہے کہ there shall only be one review آئین میں نہیں لکھا ہوا۔ میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ اگر فرض کیجئے کوئی ایسا کیس جو سپریم کورٹ سے ختم ہو گیا ہو اور کوئی ایسی evidence سامنے آئے، ایک آدمی پٹانسی کے تختے پر ہو اور alive ہو، academic کوئی exercise نہیں ہو تو کیا ہم سب آنکھیں بند کر لیں گے؟

نہیں، ہم اس جان کو بچائیں گے۔ Therefore, this is not political motivation یہ کہہ رہے ہیں کہ democracy کو improve کریں، کینیڈا اور انگلینڈ کی بات کر رہے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں پر کوئی legislation نہیں ہونی چاہیے، کوئی ایسی legislation جس کی کسی قسم کی کوئی political mileage نہیں ہے۔ لہذا میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس کو revise کریں اس کو میرے ساتھ بیٹھ کر study کریں، انڈیا کی judgment دیکھیں، کینیڈا میں، انگلینڈ میں اور امریکہ میں جو اس پر کام ہوا ہے اس کو دیکھیں۔ شکر یہ۔

Mr. Chairman: Farhatullah Babar sahib, do you want to say something?

سینیٹر فرحت اللہ بابر: شکر یہ جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ ہمارے اپوزیشن کے جو فاضل ممبران ہیں انہوں نے جو اعتراض کیا ہے وہ ساری اعتراضات کی بات اس کمیٹی کے سامنے کر سکتے ہیں جس کو آپ نے اور اس ہاؤس نے یہ بل refer کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کی دلیل میں وزن ہو لیکن یہ اس ہاؤس کا اس وقت کام نہیں ہے کہ ہم اس کی nitty-gritty میں جائیں۔ جناب چیئرمین! میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آئین کا Article 188 جو review کے بارے میں ہے بڑا واضح ہے اور یہ آرٹیکل کہتا ہے:

“The Supreme Court shall have power subject to the provisions of any Act of the Parliament and of any rules made by the Supreme Court to review any judgment pronounced or any order made by it”.

جناب چیئرمین! بات واضح ہے کہ آرٹیکل 188 کے تحت پارلیمنٹ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ سپریم کورٹ کے review کے اختیارات کے بارے میں قانون سازی کر سکتی ہے۔ ہمارے محترم فاضل سینیٹر صاحب جنہوں نے یہ بل پیش کیا ہے، ان کی underline philosophy یہ ہے کہ سپریم کورٹ کا کوئی فیصلہ ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی مکمل evidence سامنے نہ آئی ہو اور ایک فیصلہ ہو گیا ہو، review petition کی time limitation صرف ایک مہینے کی ہے، ہو سکتا ہے کہ review petition میں بھی چند بنیادی حقائق overlook کئے گئے ہوں تو اگر سپریم کورٹ کو اب یہ اختیار دیا جائے کہ آپ کے review کا parameter broaden ہو جاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سپریم کورٹ کے اختیارات میں اضافے کی بات ہے بجائے اس کے کہ یہ الزام لگایا جائے کہ سپریم کورٹ پر

قد عن لگائی جا رہی ہے۔ اس قانون سازی کے ذریعے تو سپریم کورٹ کو مزید اختیار دیا جا رہا ہے کہ اگر خدا نخواستہ ان کے review میں بھی کوئی غلطی کا امکان رہ گیا ہو اور کوئی نئے شواہد سامنے آئے ہوں تو ان کو یہ موقع ملنا چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ فیصلہ مناسب ہے، یہ کمیٹی میں جائے اور کمیٹی میں جو اعتراضات ان کو ہوں وہ وہاں پر پیش کریں، شکر یہ۔

Mr. Chairman: Shah sahib you do not oppose, it should be introduced in the House. Do you oppose that? Otherwise I will have to put to the House then.

کیونکہ جیسے آپ نے کہا کہ کمیٹی میں چلا جائے، رجوانہ صاحب سے بھی پوچھ لیتے ہیں۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب والا! میں اسی لیے عرض کر رہا ہوں کہ ابھی میرے فاضل دوست نے کہا یہ کمیٹی میں مزید thrash out ہوگا، دیکھیں جی 188 کے بھی آپ الفاظ پڑھ لیں، روزانہ review بطور وکیل تو مجھے خوشی ہوگی، کہ تین تین review کھلیں، کیوں آپ لوگوں کو مار رہے ہیں۔ جناب چیئر مین! آپ بھی proficient lawyer ہیں، دیکھیں پہلا review جو 188 کے تحت ہے، یا rules میں within 30 days ہے اس کا بھی scope اتنا limited ہے کہ دس ہزار کیسوں میں سے ایک review اور اس میں بھی ریکارڈ کی کوئی error ہو تو، کوئی evidence سپریم کورٹ میں پیش نہیں ہوتی، وہ نیچے سے شروع ہوتی ہے اور کئی سال جاتی ہے۔ آپ ایک نیا دروازہ دے رہے ہیں، اگر آپ وکیلوں کی جیبیں بھرنا چاہتے ہیں تو اور بات ہے، جس طرح پہلے چلتا ہے ٹی وی پر کہ کس نے ڈھائی کروڑ، کس نے پندرہ کروڑ، ستر لاکھ وصول کیے، اگر وہ دروازہ کھولنا چاہتے ہیں تو اور بات ہے لیکن یہ litigants اور public پر بوجھ نہ ڈالیں۔ سپریم کورٹ کی آخری appellant jurisdiction تک کیس کے پرچھے اڑ جاتے ہیں، وہ thrash out ہو جاتا ہے یہ نئی بات ہے، میں پھر دوبارہ عرض کروں گا میں یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ اختیارات لے رہے ہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ غیر ضروری طور پر ایک دروازہ کھول رہے ہیں۔

جناب چیئر مین: شکر یہ شاہ صاحب۔ میں نے تو آپ سے یہ عرض کیا تھا کہ اس کو کمیٹی میں بھیجنے میں آپ کو اعتراض تو کوئی نہیں ہے۔ ڈاکٹر فروغ نسیم صاحب! you may move Item No. 5. Leave is already granted, it is not opposed.

Senator Dr. Muhammad Farogh Naseem: Thank you sir. I move for leave to introduce the Bill to move for the curative review by the Supreme Court of Pakistan [The Supreme Court of Pakistan (Curative Jurisdiction) Bill, 2012].

Mr. Chairman: The Bill stand introduced to the concerned Standing Committee. Now we take up Legislative Business, Item No.6. Mrs. Saeeda Iqbal, Ch. Shujaat Hussain, Begum Najma Hameed and Mrs. Farah Aqil. Saeeda Iqbal *Sahiba* please move Item No.6.

The Right to Free and Compulsory Education Bill, 2012

Senator Saeeda Iqbal: I move that the Bill to provide for free and compulsory education to all children of the age of five to sixteen years [The Right to Free and Compulsory Education Bill 2012] as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed?

Senator Saeeda Iqbal: Sir may I say a few words?

Mr. Chairman: It is not opposed.

اس کے principles پر بات کر لیں۔

Senator Saeeda Iqbal: Thank you, Sir, before the devolution of the ministries we have an Education Committee headed by Mr. S.M.Zafar and in view of the fact that the education was devolved to the Provinces. This Bill was prepared for the ICT (Islamabad Capital Territory) by three members of the Committee, as a sub-Committee with me, as a convenor and Mrs. Farha Aqil and Prof. Ibrahim as members. We took a lot of time to make this Bill and we consulted the Provinces, we consulted the UN agencies and in the light of that and in the light of the 18th Amendment this

Bill was prepared and then it was referred to the full Committee of Education and when the full Committee of Education accepted the Bill and it was introduced and it was brought to the House and it was sent to the Cabinet Committee. Then the Cabinet Committee headed by Mr. Shahid Bugti and the members who move this Bill here and the members of the Cabinet Committee with the officials of CADD and FDE discussed the Bill clause by clause and some minor changes were made and now the Bill is in its proper shape according to its aims and objectives, in the light of 18th Amendment to create an atmosphere in the ICT (Islamabad Capital Territory) for free and compulsory education to the children from the age of five to sixteen i.e. from class one to class 10 and provide better facilities that we have. We feel that we already have better facilities in the ICT than the Provinces but still they are not up to the mark as the rest of the progressive work and we would like to have it improved and this Bill will certainly help to improve the standard of education in the ICT and as a result of that may be in the near future or sometime afterwards the Provinces or other areas of the country, if they may like so they can take up the Bill and introduce it. But so far it is for ICT and it provides education at a lesser cost, in fact free education to those people who cannot afford to pay the fees of private institutions and even pay their own day to day expenses of the Government schools where a provision that they be provided with scholarships on merit basis alone. They may be provided conveyance and even if possible they be provided lunch boxes and other things required by them. So, this Bill is to help the cause of education in the country in general and ICT in particular. Therefore, I request that the House may pass the Bill. Thank you.

جناب چیئرمین: جناب طاہر حسین مشہدی صاحب۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:

Thank you very much, Mr. Chairman.

سب سے پہلے تو میں movers کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے بہت ہی اچھا اور عوام پسند بل پیش کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے اور یہ بھی خوش آئند بات ہے کہ اگر آپ movers کے نام دیکھیں تو وہ دونوں sides of the divide میں ہیں۔ مسز سعیدہ اقبال، چوہدری شجاعت حسین، بیگم نجمہ حمید اور مسز فرح عاقل صاحبہ۔ So، اس میں consensus تو پہلے ہی نظر آتا ہے اور اس پر جتنا بھی کہا جائے وہ کم ہے۔ یہ ہمارے پاکستانی بچوں کا حق ہے، ان کا بنیادی حق ہے۔ جب وہ پیدا ہوتے ہیں، جب وہ پاکستانی پیدا ہوتے ہیں تو ان کا یہ حق ہے کہ ان کو اچھی سے اچھی education، Government of Pakistan provide کرے کیونکہ آج کل کے زمانے میں اور global village جس میں ہم رہ رہے ہیں اس میں education کے بغیر جب بچہ سولہ سال سے اوپر جاتا ہے تو اس کی کوئی جگہ نہیں ہوتی۔ اس کو chance دینے کے لیے اور اس کو equal opportunity دینے کے لیے، اس کو پاکستان کا حق پورا کرنے کے لیے، اس کو فخر ہو کہ میں پاکستانی پیدا ہوا تھا اور پاکستان کی حکومت نے مجھے مفت education دی۔ ہم ٹاٹ کے سکولوں کی بات نہیں کر رہے اور نہ ہم بیس ہزار اور پچیس ہزار فیس والے سکولوں کی بات کر رہے ہیں۔ یہاں ایک قسم کی education ہونی چاہیے، سارے بچوں کے لیے ایک قسم کی education ہونی چاہیے۔ اچھی سے اچھی education ہونی چاہیے اور اچھے سے اچھے teachers ہونے چاہئیں اور اچھے سے اچھا ماحول ہو اور اس سکول کی اچھی building ہونی چاہیے۔ یہ ہو سکتا ہے کیونکہ foreign donors کروڑوں ڈالرز ہمیں دیتے ہیں۔ Foreign countries ہمیں ہر لحاظ سے education کی مدد میں grants and loans اور ہر طرح کی مدد بھیجتے ہیں مگر وہ پیسا تو کرپشن کی نذر ہو جاتا ہے اور اس سے ہمارے Government کے سکولوں کی حالت بہتر نہیں ہوتی۔ اس لیے Capital Development Authority میں No.1، Islamabad میں اور دوسرا کیونکہ جو علاقے وفاق کے اندر آتے ہیں وہاں اگر ہم پچپن سے لے کر سولہ سال تک یا بارھویں جماعت تک free education دیں گے تو ہماری آنے والی نسلوں میں فرق ہوگا۔ یہ دہشت گردی ختم ہوگی، بے روزگاری ختم ہوگی۔ جو پاکستانی عوام کے ساتھ ظلم کیا جاتا ہے، ان کو بے بس بنایا جاتا ہے اور ان کو ignore کیا جاتا ہے، اس کا خاتمہ ہوگا کیونکہ ان کو اپنے حقوق کا پتا ہوگا اور وہ اپنے حقوق کے لیے

کھڑے ہو سکیں گے۔ اس لیے میں اس بل کی full support کرتا ہوں، متحدہ قومی موومنٹ اس کو پوری طرح support کرتی ہے کہ ہر پاکستانی بچے کا بنیادی حق ہے کہ اس کو اچھی اور مفت education ملے اور ایک ہی طرح کی education ملے۔ یہ نہ ہو کہ امیروں کے بچوں کے لیے اچھے سے اچھا سکول ہو اور باقی %99 پسی ہوئی دکھی عوام کے بچوں کے لیے ٹوٹے پھوٹے سکول ہوں جن میں ٹیچر بھی نہیں ہوتے۔ اس چیز کا خاتمہ ہونا چاہیے۔ اگر حکومت اسلام آباد میں اس چیز کو کر کے دکھا دے کیونکہ اللہ کے فضل و کرم سے movers میں بھی اور اس ہاؤس میں بھی پاکستان کی ساری پارٹیاں represent کرتی ہیں جو Provinces کو rule کر رہی ہیں اور وہ اپنے اپنے Provinces میں بھی اسی قانون کو نافذ کر سکتی ہیں اور پاکستانی بچوں کی حالت بہتر کر سکتے ہیں۔ Thank you very much, Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Thank you, Farah Aqil Sahiba.

سینیٹر فرح عاقل: شکر یہ، جناب چیئرمین۔ میں بھی House سے یہی request کرنا چاہوں گی کیونکہ یہ بل نہایت ہی اہم ہے جو آج پیش ہوا ہے حالانکہ میرا خیال ہے یہ ڈیڑھ دو سال پہلے کی بات ہے جب اس پر کام شروع ہوا تھا۔ شکر الحمد للہ کہ ultimately یہ آج ہاؤس میں آ گیا ہے۔ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ تعلیم کی اہمیت سے کس کو انکار ہے۔ میرا خیال ہے ہم اپنی تقاریر میں اور ہر جگہ دیکھتے ہیں کہ تعلیم پر بہت بات ہوتی ہے مگر افسوس یہ ہے کہ 64 سال گزرنے کے باوجود ہمارا ملک وہ تعلیمی goal حاصل نہیں کر سکا جو کرنا چاہیے تھا۔ بنگلہ دیش جیسے چھوٹے سے ملک سے ہم اگر تعلیمی حالت کو compare کریں اور انڈیا اور دوسرے ملکوں سے بھی تو ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ ہمارے ہاں literacy rate کتنا کم ہے۔ شکر الحمد للہ کہ ابھی حکومت کو اس بات کا خیال آ گیا ہے کہ free and compulsory education ہونی چاہیے۔ آج اگر یہ بل یہاں پاس ہو جاتا ہے تو ICT میں role model ہو گا اور صوبے بھی اس کو اپنا سکیں گے۔ خاص طور پر میں اپنے صوبے خیبر پختونخوا کی بات کروں گی کہ وہاں پر اس کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ دوسرے صوبوں میں بھی ہے۔ ظاہر ہے اگر یہاں یہ ہو جائے گا تو دوسرے صوبے بھی اس کی اہمیت سے واقف ہوں گے اور وہ اپنے ہاں بھی اس کو کریں گے مگر چونکہ ہمارا واسطہ دہشت گردی سے بہت زیادہ پڑا ہوا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہاں پر بہت سارے سکول خراب ہو چکے ہیں اور ٹوٹ چکے ہیں مگر تعلیم کی اہمیت سے تو کسی کو انکار نہیں ہے۔ چونکہ اس بل میں compulsory کا لفظ آ گیا ہے اور اس کو اس لیے کیا گیا ہے کہ یہ compulsory بھی ہوگی

اور پھر کسی کے پاس جواز نہیں ہوگا اپنے بچوں کو تعلیم نہ دلوانے کا۔ آج کل زیادہ تر دیکھا گیا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس بچوں کی تعلیم کے لیے وسائل نہیں ہیں، غربت کی وجہ سے ہم اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دلا سکتے۔ اسی لیے یہ بل لایا گیا ہے کہ لڑکے اور لڑکیوں دونوں کے لیے تعلیم مفت ہو جائے گی اور compulsory ہو جائے گی۔ یہ آج کے دور اور اس وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کہ ہم اپنے ملک میں تعلیم کی کمی کو محسوس کریں اور اس پر seriously غور کریں اور خاص کر میں پورے ہاؤس میں بیٹھے ہوئے تمام colleagues سے request کروں گی کہ وہ بھرپور طریقے سے اس کی حمایت کریں اور اس کو پاس کریں کیونکہ یہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you, Ch. Shujaat Sahib.

سینیٹر چوہدری شجاعت حسین: جناب چیئر مین! آج جو بل پیش کیا گیا ہے میں اپنے بہنوں بھائیوں کی تائید کرتا ہوں اور اس کے ساتھ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ تعلیم کم از کم ایسی چیز ہے جس کو سیاست کی نذر نہیں ہونا چاہیے لیکن بد قسمتی سے یہ بھی سیاست کی نذر ہو رہی ہے اور ہو گئی ہے وہ اس طرح کہ پنجاب میں پچھلی گورنمنٹ نے جب پرویز الہی چیف منسٹر تھے تو انہوں نے کہا تھا کہ rural area میں لڑکیاں تعلیم کے لیے نہیں جاتی ہیں تو یہ فیصلہ ہوا تھا کہ تیس دن تک کوئی لڑکی سکول جائے گی تو اسے 200 روپے دیے جائیں گے تو یہ نظام بھی بند کر دیا گیا ہے تو میں یہ کہوں گا کہ اس کو سیاست کی نذر نہ ہونے دیں اور اس کو اسی طریقے سے چلنے دیں اور اسے زیادہ سے زیادہ بڑھانے کی کوشش کی جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئر مین: شکریہ، جناب حمزہ صاحب۔

سینیٹر حمزہ: جناب چیئر مین! یہ جو بل ہے یہ قومی تقاضوں کے عین مطابق ہے لیکن میں معزز اراکین کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ہمیں یہ احساس ہونا چاہیے۔ بچوں کو سکول نہ بھیجنے کی سب سے بڑی وجہ یا بڑی رکاوٹ ان کے والدین کی غربت ہے۔ اگر آپ دیہات میں یا چھوٹے شہروں میں رہتے ہوں تو آپ کو پتا چلے گا بہت سے لوگ بچوں کو تعلیم دینا چاہتے ہیں، ان کے پاس وسائل نہیں ہیں، سچے تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں، ماں باپ ان کے لیے کوئی ذریعہ مہیا نہیں کر سکتے اور انتہا یہ ہو گئی ہے کہ بہت سے لوگ اپنے چھوٹے بچوں کو چھوٹے موٹے کام کے لیے کھتے ہیں اور وہ مزدوری کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ہمیں اس ملک میں سب سے پہلے غربت کے خاتمے کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ غربت

ختم ہوگی یا غربت میں کمی آئے گی تو انسانیت پروان چڑھے گی، لوگوں کو انسانی ضروریات کا احساس ہوگا والدین کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہوگا اور جو بچے تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے راستے میں تمام رکاوٹیں دور ہو جائیں گی۔ میں معزز اراکین کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جس سوسائٹی میں ہم جی رہے ہیں ہمیں اس کا احساس ہونا چاہیے۔ کھاتے پیتے لوگ اپنے بچوں کو پرائیویٹ انگلش میڈیم سکولوں میں بھیجتے ہیں۔ وہ عام سکولوں میں بھیجتے ہی نہیں، اور عام لوگ اپنے بچوں کو بھیجنا بھی چاہتے ہیں لیکن ان کے پاس وسائل نہیں ہیں اس لیے ان کو وسائل مہیا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر غربت ختم ہوگی تو والدین کو بھی احساس پیدا ہوگا اور ہر ماں اور باپ چاہتا ہے کہ میرا بچہ تعلیم حاصل کر سکے لیکن سوسائٹی کی جو کیفیت ہے، ماحول ہے وہ اس قسم کا ہے کہ ان کے راستے میں وہ سدباب ہے۔ مجھے ذاتی طور پر اس بات کا علم ہے۔ میں دیہات میں بھی جاتا ہوں بہت سے ایسے دیہات ہیں جہاں پرائمری سکول نہیں ہیں اگر کوئی پرائمری سکول لڑکوں کا ہے تو لڑکیوں کا پرائمری سکول نہیں ہے۔ ہمارے ملک میں طالبات کی جو percentage ہے وہ لڑکوں کے مقابلے میں بہت کم ہے تو میں اس بل کی حمایت بھی کرتا ہوں لیکن میں حکومت سے یہ کہتا ہوں اس کے راستے میں جو رکاوٹیں ہیں ان کو رفع کیجئے۔ جب آپ رفع کریں گے تو تعلیم بھی عام ہوگی اور لوگوں کا یہ بنیادی حق ہے ان کو ملے گا اور حکومت اپنا بنیادی فریضہ ادا کرے گی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جناب سید ظفر علی شاہ صاحب۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: شکریہ جناب چیئرمین! آج بڑی خوشی ہوتی کہ اس قانون کا پہلا حصہ Short title, extent and commencement جو ہے اس سے پہلے بھی 2002 کا جنرل مشرف صاحب کا ایک آرڈیننس تھا جو till today that was in the field. جب یہ آج پاس ہو رہا ہے تو اس پر میں عرض کرتا ہوں۔

This Act may be called the Right to Free and Compulsory Education Act, 2011. (2) It shall extend to the Islamabad Capital Territory.

میں دوبارہ پھر یہ کہوں گا کہ شاید اسلام آباد کی حد تک، کیونکہ میرے شہر کی بات ہے تو مجھے خوشی ہوئی چاہیے کہ بڑی اچھی بات ہے لیکن کاش کہ آج یہ ہوتا کہ it will extend to whole of

Pakistan. پھر حاجی عدیل صاحب غصے میں آجائیں گے اور کہیں گے کہ جناب، یہ صوبائی خود مختاری کے راستے میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! قومی تشخص اور اقوام education سے بنا کرتی ہیں اور میں دوبارہ پھر عرض کروں گا کہ اس سے پہلے ایک فوجی ڈکٹیٹر نے بھی یہ free compulsory کا اعلان کیا تھا تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ فوجی حکومت تو گئی۔ آج کی سیاسی جمہوری حکومت میں، اس 2002 کے آرڈیننس کی موجودگی میں یہ compulsory کا لفظ آتا ہے تو جناب چیئرمین! اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اگر میرا کوئی بچہ 5/6 سال کا پرائمری جانے کے لیے ہے تو میں اسے نہیں پڑھا رہا باوجود اس کے کہ میرے پاس فیس بھی ہے تو compulsory یہ ہے کہ اس کو State گھر سے لے کر جائے گی اور اسے وہ سولتیں دے گی جس کا ذکر اس ایکٹ میں ہے تو کیا میں جمہوری حکومت سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ آج تک کتنے گھروں کو تعلیم دی ہے اور اسلام آباد کی حالت آپ سے بہتر کون جانتا ہوگا جہاں پر لوگوں نے جیبوں میں دو لاکھ روپے فیسیں اٹھائی ہوتی ہیں اور ان کو کالجوں میں داخلے نہیں ملتے ہیں اور سرکاری سکولوں میں تو پہلے دن ہی بورڈنگ جاتا ہے اور بہت اٹرورسوخ والا آدمی ہو اور وہ یہ کہتا ہے کہ جانیں، آپ چیئرمین سینٹ صاحب سے پہلے دستخط لے کر آئیں یا آپ اپنے ممبر سے پہلے سفارش لے کر آئیں یہ ان سکولوں کی حالت ہے جو پرائیویٹ اور گورنمنٹ کے سکول ہیں۔ کس سکول میں، کس گھر کا کونسا بچہ جس کو آپ نے compulsory education دینے کی کوشش کی ہے اور آج Islamabad Capital Territory میں یہ بسم اللہ بڑی اچھی بات ہے۔ چلو، تجربے کے طور پر کر لیں لیکن چیئرمین صاحب! کیا کل یہ قانون اخبار میں چھپے گا یا چیپو کی ملیاں گا، یا وزیر آباد کا، یا گوجرانوالہ کا، کوئی شہری یہ پڑھے گا تو وہ اپنے بچوں کو دیکھ کر کیا اندازہ لگائے گا کہ میں کس ملک میں رہ رہا ہوں کیونکہ Islamabad Capital Territory کے بچوں کو free or compulsory education ملے اور چیپوں کی ملیاں کے بچوں کو نہ ملے۔ یہ ہے وہ بات، جو اس وقت بھی ہم چیخ رہے تھے اور کہتے رہے ہیں لیکن حاجی عدیل صاحب کا غصہ ہم پر نہیں اترتا تھا وہ کہتے تھے کہ جناب، یہ صوبائی خود مختاری والے دشمن لوگ آگئے ہیں۔ کیا پاکستان کے تمام بچوں کا right نہیں ہے کہ ان کو free education ملے، ان کو داخلے ملیں، بے شمار لوگ، بے شمار بڑے اچھے لوگ اور بڑے competent لوگ بچوں کو نہیں پڑھا سکے کیونکہ ان کو موقع نہیں ملتے ان کے لیے اگر اس قسم کا compulsory law بنا دیا جائے ان کے بچوں کو free education ملے تو کوئی ماں باپ انکار نہیں کرے گا تو جناب چیئرمین! اب تو devolution

ہو چکا ہے۔ تو حاجی عدیل صاحب کے ڈر کی وجہ سے اب کوئی ایسی آئینی amendment ہو نہیں سکتی لیکن Health بھی گیا، Health کی بھی یہی حالت ہے اور Education کی بھی یہی حالت ہے جو کہ دو نوں بڑے subject قوم کے لیے ہیں اور تعلیم کا بالخصوص کوئی ایسا ذریعہ نکالیں اور آپ کی وساطت سے Treasure Benches سے میں درخواست کرتا ہوں کہ جس میں پاکستان کے ہر کوئے کا چاہے وہ وزیر آباد کا ہو یا وزیرستان کا ہو اس کے بچے کو equal opportunity ملنی چاہیے اور ابھی میرے فاضل دوست نے کہا ہے یہاں تو dual system بھی نہیں ہے۔ پتا نہیں کوئی 18/18 سسٹم چل رہے ہیں یہاں ایجوکیشن کے، تو خدارا! کوئی ایسا قانون لائیں جو تین، تین چار سسٹم کو ختم کرے اور ایجوکیشن کے بڑے بڑے سکول نہیں کارخانے کھلے ہوئے ہیں تو ان کو یکجا کر کے ایک قسم کی ایجوکیشن ہونی چاہیے تاکہ کوئی nation building بھی ہو سکے اور ہم دنیا کے ساتھ compete کرنے کے لیے کوئی current education جس میں سائنس، ٹیکنالوجی اور انفارمیشن ہو تاکہ وہ ہم حاصل کر سکیں۔ شکریہ۔

جناب چیئر مین: حاجی صاحب آپ سے پہلے کچھ اور نام بھی ہیں اگر آپ اجازت دیں تو میں کسی اور کو موقع دوں۔ فرحت اللہ بابر صاحب کو موقع دیں گے۔ چلیں حاجی عدیل صاحب، floor is with you.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: شکریہ۔ جناب چیئر مین! میں شاہ صاحب کا بڑا مشکور ہوں لیکن شاہ صاحب اس آئین کو بھول گئے ہیں۔ ہماری اٹھارھویں ترمیم میں 25(a) پڑھ لیجیے۔ اس میں لکھا ہے Right to Education: The State shall provide free and compulsory education to all children of the age of 5 to 16 years in such a manner as may be determined by law. یہ آئین سارے پاکستان کے لیے ہے۔ اگر اس آئین کے تحت اسلام آباد میں یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ بچوں کو لازمی و مفت تعلیم دی جائے تو یہ آئین کے خلاف نہیں ہے۔ اگر پنجاب، پختونخوا، فاٹا، بلوچستان، سندھ اسی آئین کے تحت یہ facility اپنے بچوں کو دیں تو ان کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے کیونکہ یہ Bill آئین کے تحت آ رہا ہے۔ اگر آئین پر پنجاب، خیبر پختونخوا عمل کرے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس Bill میں بڑی زبردست چیز ہے۔ یہ صرف پاکستانی بچوں کے لیے نہیں ہے۔ یہ ان بچوں کے لیے ہے جو Right of the child to free education: اسلام آباد میں رہتے ہیں۔ آپ اسے پڑھیں

Every child regardless of sex, nationality or race shall have the fundamental right to free and compulsory education. اگر یہاں افغان مہاجرین رہ رہے ہیں، ان کی بھی education، اسلام آباد کی ایڈمنسٹریشن اور اسلام آباد کی لوکل گورنمنٹ پر ہو گی۔ اگر افغان مہاجرین، خیبر پختونخوا میں ہیں، سندھ میں ہیں، بلوچستان میں ہیں یا پنجاب میں ہیں، ان کی بھی education وہاں کی صوبائی حکومت کرے گی۔ تو یہ 18th Amendment کا کمال ہے اور یہ provincial autonomy کا کمال ہے کہ ہم نے تمام صوبوں اور مرکز کے تحت جتنے ادارے ہیں، فاٹا ہے، گلگت بلتستان ہے، ان سب میں لازم کر دیا گیا ہے کہ ہر بچہ جس کی پانچ سے سولہ سال کی عمر ہو گی اس کو free education دی جائے گی، compulsory education دی جائے گی۔ یہ اور بھی اچھا ہے۔ اگر اسلام آباد سے اس کی ابتدا کی جاتی ہے اور میں سینیٹر شاہد بگٹی صاحب، جو اس کمیٹی کے چیئرمین ہیں، کو appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر اس Bill پر کام کیا ہے۔ ہم اس Bill کی support کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ آپ دانشوری کی بات چھوڑیں، دانشور سکولوں پر اربوں روپے مت خرچ کریں۔ بچوں کے لیے اچھے سکول بنائیں۔ اس کو آپ بالکل English medium بھی رکھیں لیکن ان سکولوں میں بچیوں کے لیے چار دیواری ہو toilets available ہوں۔ آپ چند سکولوں پر اربوں روپیہ خرچ کر دیں گے لیکن اگر وہ چند ارب روپے، جو چند سکولوں پر خرچ ہوں گے، آپ تمام سکولوں پر خرچ کریں تو پاکستان کا زیادہ فائدہ ہو گا۔ اس Bill سے پاکستان کی تمام صوبائی حکومتوں کو رہنمائی لینا چاہیے۔ اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ وہ اپنی ضروریات و حالات کے مطابق اس میں ترمیم بھی لاسکتی ہیں۔ اپنی اپنی اسمبلیوں میں یہ Bill pass بھی کر سکتی ہیں۔ ہم اس Bill کی پوری طرح support کرتے ہیں۔ شاہ صاحب! یہ آئین کے تحت ہے اور آپ تو قانون دان ہیں۔ قانون ساز بھی ہیں۔ شکریہ۔

(مداخلت)

سینیٹر حاجی محمد عدیل: ہمارے ہاں ایک پورے علاقے پر طالبان نے قبضہ کیا ہوا تھا، آج بھی خود کش حملے ہو رہے ہیں۔ ہمارے پانچ ہزار سکول تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ پتلے بچیوں کے سکول، اس کے بعد عام سکول تباہ کیے۔ اب private schools کی باری ہے۔ اس کے باوجود ان چار سالوں میں سات یونیورسٹیاں قائم کی ہیں۔ جو یونیورسٹیاں بنائی ہیں ان کے کیمپس چترال میں بھی ہیں، ہزارہ کے دور دراز علاقوں میں بھی ہیں، ڈیرہ اسماعیل خان میں بھی ہیں۔ provincial Education پر

budget کا چھالیس فیصد خرچ ہو رہا ہے۔ مجھے بتائیں کہ کیا پنجاب میں کل بجٹ کا چھالیس فیصد خرچ ہو رہا ہے۔ خیبر پختونخوا میں چھالیس فیصد خرچ ہو رہا ہے۔ ہماری بھی کوتاہیاں ہیں۔

جناب چیئر مین: شکریہ۔ حاجی صاحب! اتنا اچھا Bill ہے، اس پر let us not go into the controversies. into the controversies. فرحت اللہ بابر صاحب۔
(مداخلت)

جناب چیئر مین: شاہ صاحب تشریف رکھیں۔ بہت اچھا Bill ہے۔ اس پر support ہے تو controversies میں نہ جائیں تو بہتر ہے۔ حاصل خان صاحب! let Farhat Ullah Babar speak first.

(مداخلت)

جناب چیئر مین: Speeches پر پابندی نہیں ہے کہ movers کا ہونا ضروری ہے۔ Anybody can speak on that. If you want to speak, I will give time. Let me conclude this business, then I will take up your point of order.

(مداخلت)

جناب چیئر مین: اچھا speeches ختم ہو جائیں، I will take up your point of order. قواعد کو بھی follow کرنا پڑتا ہے at least, we are in a business and during that business, how can we take up point of orders? If we follow this then we will make precedents business کا legislation شروع ہو گا somebody would ask point of order. Let us decide these things in تو Business Advisory Committee.

(مداخلت)

Mr. Chairman: Leader of the House, what do you say?

یہ point of order لینا چاہتے ہیں؟ If I start taking the point of orders, I can't do the business. You can't do the business then. اس میں یہ دیکھ

and I assure you speeches میں، let it be concluded کہ بھی hardly کوئی تین speeches میں، I assure you
That House adjourn نہیں کریں گے جب تک آپ کا point of order نہیں لے لیتے۔
is assurance, I am giving you.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: جی فرحت اللہ بابر صاحب۔ پہلے ایک business ختم کر لیں۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: شکر یہ جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ سب سے پہلے
میں اس legislative business کے نہ صرف ان چار movers، سینیٹر سعیدہ اقبال، سینیٹر
چوہدری شجاعت حسین، سینیٹر بیگم نجمہ حمید اور سینیٹر مسز فرح عاقل بلکہ ان تمام گیارہ سینیٹرز،
جنہوں نے اس Bill پر، جب یہ Bill تھا، دستخط کیے تھے اور ان کی تمام سیاسی جماعتوں کو مبارکباد
پیش کرتا ہوں۔ پاکستان کی تاریخ میں جو اہم Bills ہوئے ہیں، ان میں یہ Bill انتہائی اہم ہے۔
جس طرح سینیٹر حاجی عدیل نے کہا کہ یہ آئین کا Article 25(a) ہے، جسے اٹھا رہوں تو تمہیں کے ذریعے
نافذ کیا گیا ہے، یہ اس کے عین مطابق ہے۔ مجھے بڑا تعجب ہوا کہ اس legislative initiative پر کچھ
اعتراض بھی اٹھے۔ دو major اعتراضات تھے۔ ایک اعتراض یہ کیا گیا کہ compulsory
education تو اس وقت ہوتی ہے، جب State subsidize کرے ان بچوں کی تعلیم کو جو غربت
کی وجہ سے تعلیم کی سہولت سے محروم ہیں۔ یہ اعتراض بڑا وزنی ہے۔ دوسرا اعتراض یہ کیا گیا کہ کاش
صوبوں اور فاٹا میں بھی اس کا نفاذ ہو جائے۔ یہ Bill جو pass ہو رہا ہے، یہ Bill بذات خود تمام صوبوں
کے لیے ہے اور فاٹا کے لیے ایک مشعل راہ ہو گا۔ یہ ایوان اور قومی اسمبلی صوبوں کے لیے کوئی قانون
سازی نہیں کر سکتی لیکن صوبوں کے لیے مشعل راہ کا کام دے سکتی ہے۔ جب یہ Bill pass ہو جائے،
adopt ہو جائے، میں سمجھتا ہوں کہ it is a beacon of light for all the Provinces
and also for FATA. regulation کے لیے صدر پاکستان کر سکتے ہیں۔ قومی اسمبلی کر سکتی
ہے، نہ سینیٹ، یہ regulation صدر پاکستان کر سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس کا جو Bill ہو گا، جو
regulation ہو گا، صدر پاکستان اس کو فاٹا تک extend کرنے کے لیے اس پر غور کریں گے۔ اسی طرح
تمام صوبائی اسمبلیاں اس سے رہنمائی لیتے ہوئے اسی طرح کے Bill pass کریں گی۔ دوسرا اعتراض
غربت کے حوالے سے تھا۔ مجھے افسوس ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس Bill کو پڑھا ہی نہیں گیا۔ اس

کی جو 3 clause ہے۔ Right of the child to free education یہ واضح طور پر کہتی ہے کہ no child shall be liable to pay any kind of fee any charges, expenses etc which may prevent him from pursuing گئی اور compulsory اور free education کے لیے کیا قدم اٹھایا جاسکتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اعتراض کرنے سے پہلے بہتر یہ ہوتا کہ اس بل کو پڑھ لیا جاتا اور پھر ایک informed discussion ہوتی۔ اسی طرح جناب چیئرمین! صرف یہ نہیں ہے کہ ان کی فیس معاف ہوگی بلکہ ان کی اس بات کو بھی مان لیا گیا ہے کہ اگر وہ ایک سکول سے دوسرے سکول میں transfer ہونا چاہیں تو یہ ان کا right ہوگا۔ اسلام آباد میں ICG میں یہ ایک بہت بڑا مسئلہ رہا ہے۔ اس مسئلے کو بھی address کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! اس کو تو چھوڑیں ان کا جو medical care ہے اور even dental medical care has been covered in this legislation. اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے for free and compulsory education. Transportation بھی دی گئی ہے۔ Medical facility دی گئی ہے اور فیس یا اس طرح کے کوئی expenses ان سے نہیں لیے جائیں گے۔

جناب چیئرمین! اس میں یہ بھی ہے کہ no child shall be subjected to corporal punishment or mental harassment. I think یہ تو بڑا enlightened piece of legislation ہے اور ہم سب کو across the divide لے رہے ہیں جس طرح across the political divide اس بل کو پیش کیا گیا تھا، اس پر بحث ہوئی اور اس کو finalize کیا گیا۔ اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ آج بھی اس بل پر across the board تحسین ہونی چاہیے اور اس کو approve کرنا چاہیے۔ جناب چیئرمین! نہ صرف اس legislation میں طلبہ کا خیال رکھا گیا ہے بلکہ اساتذہ کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ سب سے بڑھ کر جو اچھی بات اس میں ہے وہ یہ ہے کہ ہر سکول کی ایک management committee ہوگی اور اس management committee کے دو members ہوں گے کیوں کہ nobody is more interested in the education of the child than the parents of the child

ان کو 2/3rd majority دے کر یہ گارنٹی بھی دی گئی ہے کہ سکول کی جو management ہوگی اس میں بھی طلبا اور ان کے والدین حصے دار ہوں گے۔ میں جناب چیئرمین! ایک بار پھر آپ کی وساطت سے ان movers کو اور ان تمام سیاسی جماعتوں اور بالخصوص ان گیارہ سینیٹرز کو جنہوں نے اس پر دستخط کیے تھے ان کی سیاسی جماعتوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بہت شکر یہ۔

جناب چیئرمین: شکر یہ۔ جی کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین: میں سب سے پہلے اس کے جو movers ہیں ڈاکٹر سعیدہ اقبال صاحبہ، چوہدری شجاعت حسین صاحب، بیگم نجمہ حمید صاحبہ اور بیگم فرح عاقل صاحبہ ان تمام کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ میرا اپنا تعلق بھی education سے رہا ہے اور مجھے اس کی اہمیت اور افادیت معلوم ہے۔ جناب چیئرمین! health and education یہ ریاستی امور ہیں اور ریاست کا فرض ہے کہ وہ اس ذمہ داری کو نبھائے۔ جناب! یہ جو بل پیش کیا گیا ہے بے شک یہ اس وقت اسلام آباد کی territory تک محدود ہے مگر بعد میں یہ بل تمام صوبوں کے لیے ایک role model ہو گا جیسے فرحت اللہ بابر صاحب نے کہا ہے کہ گلگت بلتستان سے لے کر کشمیر تک۔ جناب چیئرمین! ہم روزانہ یہ دیکھتے ہیں کہ جب کسی سنگل پر گاڑی رکتی ہے تو اس کے چاروں طرف بچے آجاتے ہیں، کسی کے ہاتھ میں پھول ہوتے ہیں، کسی کے ہاتھ میں چند کتابیں۔ میں نے اپنے طور پر کچھ بچوں کے interviews بھی کیے ہیں انہوں نے کہا کہ یہ ہمارا ذریعہ معاش ہے اور ہم چار، پانچ بہن بھائی یہاں پر ہیں، ہم شام کو کچھ نہ کچھ پیسے لے کر گھر جاتے ہیں۔ ہمیں اس طرف بھی توجہ دینی ہو گی کہ اگر ہم ان بچوں کو تمام سہولیات کے ساتھ تعلیم دیتے ہیں تو یہ beggar children جو سڑک کنارے کھڑے ہوتے ہیں، جو بھیک مانگتے ہیں یا جو گاڑیوں کے شیشے صاف کرتے ہیں ان بچوں کے لیے بھی لازمی ہو کہ یہ سکول جائیں کیونکہ یہ وہی بچے ہیں جو معاشرے کے لیے بہت اچھے بھی ثابت ہو سکتے ہیں اور معاشرے کا ناسور بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔ جناب چیئرمین! ہماری یہ بد قسمتی رہی ہے کہ ہم نے ایجوکیشن کے حوالے سے وہ سرگرمی نہیں دکھائی، وہ قانون سازی نہیں کی اور وہ بھٹ نہیں بنایا جو کہ تعلیم کے لیے ہونا چاہیے تھا۔ جب انسان دنیا میں آتا ہے تو تعلیم اس کے لیے اتنی ہی ضروری ہے جتنی خوراک۔ اب یہ دیکھیں کہ جس وقت ہم ایک بادشاہ کی ذاتی خواہش پر ایک تاج محل بنا رہے تھے تو دوسری طرف Oxford University کی بنیاد رکھی جا رہی تھی۔ جناب چیئرمین! آپ ہی ہمیں بتائیں کہ آج

ہماری تعلیم کا معیار کہاں پر ہے اور ان کی تعلیم کا معیار کہاں پر ہے۔ آج ہمارے بچے وہاں پر جا کر پڑھنے کے لیے حسرت کرتے ہیں کیوں کہ انہوں نے آج سے چار سو، پانچ سو سال پہلے یہ چیز شروع کی تھی لیکن ہم یہ بات آج کر رہے ہیں کہ پانچ سے لے کر سولہ کلاسوں تک تعلیم مفت ہونی چاہیے۔ یقیناً جیسے کہ حاجی عدیل نے quote کیا کہ یہ پورے پاکستان کے لیے ہے۔ یہ قانون سازی آج ہوئی ہے مگر اس کا implement ہونا بہت ضروری ہے۔

جناب چیئرمین! میں تھوڑی سی اور بات کروں گی کہ تعلیم کے حوالے سے اگر آپ میرے صوبے کی حالت دیکھیں کہ جب سے لے کر مستونگ تک، قلعہ عبداللہ سے لے کر چمن تک بچوں کے سکول ہیں اور بچوں کے سکول میں چار دیواری اور نہ ہی ٹائلٹ ہیں۔ وہ بچے کیسے اچھی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ آج میری ایک ادارے کے ساتھ میٹنگ تھی جس میں بلوچستان کے بچے بہت کم تھے اور وہاں یہی بات ہو رہی تھی کہ صوبہ بلوچستان کے بچے آج تک اس اہلیت کے مالک نہیں ہو سکے کہ وہ FPSC کا امتحان پاس کر سکیں کیونکہ اس کا جو criteria رکھا گیا ہے وہ کافی سخت ہے۔ جناب! وہ کونسا وقت ہو گا جب ہم اپنے بچوں کو دوسرے صوبوں کے برابر لائیں گے؟ وہ کونسا وقت ہو گا کہ ہم ان بچوں کو بھی ان بچوں کے ساتھ شامل کریں گے جو ذہنی طور پر اتنے mature ہوں؟ جناب چیئرمین! میں آپ کا بہت کم ٹائم لوں گی کیونکہ مغرب کا ٹائم بھی ہونے والا ہے۔ میں ان لوگوں کو مبارکباد پیش کرتی ہوں جنہوں نے اس پر قانون سازی کی، جنہوں نے اس پر محنت کی اور تمام پارٹیاں جو اس میں involve رہی ہیں اور آپ کا بھی بہت بہت شکر یہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع عطا فرمایا۔

جناب چیئرمین: نزہت صادق صاحبہ، آپ اس بل پر بات کرنا چاہتی ہیں۔

سینیٹر نزہت صادق: جناب چیئرمین! اس حوالے سے میرا سوال ہے کہ

we all know that education is the basis for over all development and there is no denying to that. Pakistan is sinatory to the Jomtein Conference and its MDG's and we have said that by 2015 every child will be in school.

اس کی کیا صورت حال؟ That is my question. Where do we stand now?

اس کے علاوہ ایک اور بات ہے۔ ابھی اسلام آباد میں تعلیم کے حوالے سے بات ہو رہی ہے۔
 میں نے حال ہی میں visit کیا۔ It is in fact not too far from Islamabad. Islamabad وہاں پر سکول کی چھت ہی نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Otherwise you support this Bill?

Senator Nuzhat Sadiq: I think it is a good Bill but I don't know whether it will be workable.

یہ تو میں نہیں کہہ سکتی۔ یہ تو ٹائم بتانے کا۔

جناب چیئرمین: اب کسی اور honourable member نے بات کرنی ہے؟ جی

ہمایوں صاحب۔

سینیٹر محمد ہمایوں خان: جناب! یہ بہت اچھا بل ہے میں اسے in principle support کرتا ہوں لیکن میری کچھ گزارشات ہیں کہ ہم یہاں پر right of every child to education کی بات کرتے ہیں تو ہمیں اس کے ساتھ ساتھ یہاں کے تعلیمی نظام کو study کرنا ہے۔ ہمارے ہاں تین سسٹم چل رہے ہیں۔ ایک دینی مدارس ہیں، دوسرے گورنمنٹ کے سکول جو اردو medium ہیں اور تیسرے English medium schools ہیں۔ کسی بھی ملک میں اس طرح کا نظام نہیں ہے۔ جب اس بل کو ہم discuss کریں تو اس میں یہ بات بھی مد نظر ہونی چاہیے کہ یکساں نظام تعلیم ہو۔ اس پر جلد از جلد عمل کرنا چاہیے بلکہ میں تو یہ suggest کرتا ہوں کہ جتنے Government officials ہیں، جتنے بھی parliamentarians ہیں ان سب کے بچے بھی گورنمنٹ کے سکول میں ہوں اور private school ہونے بھی نہیں چاہئیں پھر جا کر کہیں جو ghost schools وغیرہ ہیں وہ ختم ہوں گے اور education کی quality بھی بہتر ہو جائے گی۔ ہمارے بچے جو دینی مدرسوں میں پڑھتے ہیں وہ دینی علم تو حاصل کر لیتے ہیں لیکن وہ دنیاوی علم یعنی mathematics, science, history, geography وغیرہ سے محروم رہتے ہیں۔ لہذا جب وہ مدرسے سے فارغ ہوتے ہیں تو اس کے بعد ان کو روزی کمانے کے لیے کہیں job نہیں ملتی اور اس سے جو دوسرا phenomena ہے کہ اس سے terrorism کو link کیا جا رہا ہے اس کا بھی کسی حد تک عمل دخل ہو سکتا ہے۔ دوسری جو ہمارے سرکاری سکولوں کی حالت ہے وہ کچھ اس طرح سے ہے کہ کہیں پر ghost schools ہیں کہیں پر teachers کی حاضری نہیں ہے، کہیں پر students کی

حاضری نہیں ہے۔ وہاں پر teachers کی recruitment کا کوئی criteria نہیں ہے کہ ان کو کون recruit کرتا ہے، یہ ہر صوبے میں centralize ہونا چاہیے اور ان کی proper training ہونی چاہیے، ایک صحیح curriculum ہونا چاہیے۔ ایک proper body ہونی چاہیے جیسے فرحت اللہ بابر صاحب نے کہا کہ parents and teachers کی ایک committee ہو کیونکہ parents کے علاوہ بچوں کی education کی کسی کو فکر نہیں ہو سکتی تو اس طرح کی committees ہونی چاہئیں تاکہ اس کو monitor کیا جائے۔ میں اس کے علاوہ Bill میں ایک چیز پڑھ رہا تھا، میں اس کی وضاحت چاہوں گا جو اس Bill کے page No.2 پر ہے کہ ”right of child to free education“ اس میں No.1 ہے، ”every child regardless of sex, nationality or race shall have fundamental right to free and compulsory education in a neighbourhood school regardless of nationality تو کیا اس میں foreign nationals بھی ہیں، کیا ہماری state اس کی بھی ذمہ دار ہے کہ foreign nationals کو بھی free education دے۔ یہ میری سمجھ سے بالاتر ہے، آپ اس کی وضاحت کر دیں، آگے بھی لکھا ہے کہ ”no child shall be liable to pay any kind of fee, charges, expenses, etc. which may prevent him from pursuing and completing the education“۔ یہ میری گزارشات ہیں، اگر اس کا کوئی جواب مل جائے۔

جناب چیئر مین: آپ کا شکریہ۔ کامران مائیکل صاحب۔

سینیٹر کامران مائیکل: شکریہ جناب چیئر مین۔ جناب چیئر مین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ریاست کی اولین ترجیحات اور ذمہ داری میں شامل ہے کہ وہ ملک میں بسنے والے تمام بچوں کو تعلیم کے زیور سے روشناس کرائے، یہ ریاست کی ذمہ داری ہے، یہ ان بچوں کا آئینی حق بھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دیر آید، درست آید، اگر ہم صحیح سمت کی طرف بڑھنا چاہتے ہیں تو ہمیں آگے بڑھنا چاہیے اور ہمیں ایسے اقدامات کرنے چاہئیں، ایسی موثر پالیسیاں ہوں جن کی بابت آج یہ Bill پیش ہوا ہے، یہ ایک خوش آئند بات ہے۔ ہم دوسرے ممالک کا موازنہ کرتے ہیں، اگر برطانیہ اور America کو لیتے ہیں تو ان کے پاس ایک system develop ہو چکا ہے۔ جیسے ہی کوئی بچہ اس قابل ہوتا ہے کہ school going ہو

تو اس کے گھر ایک letter آجاتا ہے کہ آپ اپنے بچے کو school میں داخل کرائیں، اس کا admission کروائیں۔

میں یہاں پر ایک تجویز دینا چاہوں گا کہ primary and union council level پر ایک enrolment campaign programme کا آغاز ہونا چاہیے، وہ enrolment اس طرح ہونی چاہیے کہ جو بچے پیدا ہوتے ہیں، ان کا تمام record union council کے دفاتر میں موجود ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس record کی روشنی میں اس awareness campaign programme کو چلانا چاہیے، اس کی enrolment primary level پر ہونی چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم آج انسانیت کی بڑھوتی کی بات کرتے ہیں اور ایک انسان کے لیے دوسرے انسان کی قدر و منزلت پہچاننے کی بات کرتے ہیں، یہ تعلیم کے بغیر ناممکن ہے۔

یہاں پر ابھی چوہدری صاحب front benches سے فرما رہے تھے کہ پنجاب حکومت نے پچھلے دور کے programmes کا خاتمہ کر دیا ہے، میں یہاں پر یہ وضاحت کرنا چاہوں گا کہ کسی اچھے programme کا پنجاب حکومت نے خاتمہ نہیں کیا بلکہ یہاں پر یہ ضرور ہوا ہے کہ جب پڑھے لکھے پنجاب کا نعرہ لگایا جا رہا تھا تو ان پانچ سالوں میں education کا جتنا fund تھا، وہ اپنی ذاتی تشہیر اور publicity پر خرچ ہوا، اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ وہ programme ان پانچ سالوں میں تکمیل تک نہیں پہنچ سکا۔ ہم نے آج پنجاب میں primary enrolment campaign کا آغاز کر دیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ خوش آئند بات ہے، ہمیں اس سلسلے کو آگے لے کر چلنا چاہیے تبھی یہ اندھیرے اجالوں میں بدلیں گے اور ہماری ناامیدیاں امید میں بدلیں گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کا ہر بچہ تعلیم کا حقدار ہے، آج انسان چاند پر جا پہنچا ہے لیکن ہماری رسائی اپنے بچے تک نہیں ہے، ہم اپنے بچوں کو اس قابل بنائیں کہ وہ کل اپنے ملک کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر اٹھا سکیں، جو ہمارے ملک کے معمار ہیں، وہ اپنی قوم کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا سکیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ میری honourable members سے request ہوگی

کہ ہم اس Bill کے positive aspects پر بات بھی کر رہے ہیں، let us not go into the controversies and making accusation against each other whether they are sitting in the Province whether they are sitting in the Federal Government. اتنا اچھا Bill ہے جس کو from both sides of the aisle

support ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ we should avoid the controversies یہ میری request ہوگی۔ خالدہ پروین صاحبہ۔ آغا صاحب! will come to you, پہلے ان کی بات سن لیں۔

سینیٹر خالدہ پروین: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ میں ڈاکٹر سعیدہ صاحبہ اور اس Bill کے جتنے movers ہیں، ان سب کو مبارکباد دینا چاہتی ہوں، ایک نہایت ہی اچھا Bill ہے کیونکہ آئین میں free and compulsory تعلیم شامل ہے، یہ اس طرف ایک اہم قدم ہے، اس کا کم از کم اسلام آباد سے آغاز ہوا ہے۔ میں یہ چاہتی ہوں اور میری یہ خواہش ہے کہ تمام صوبے اس چیز کو دیکھیں اور اس پر عمل کرتے ہوئے، اس چیز کو آگے لے جائیں۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: کامل علی آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ میرا ارادہ تو نہیں تھا لیکن میرے محترم دوست نے مجھے مجبور کیا۔۔۔

جناب چیئرمین: اس لیے میں نے honourable members سے درخواست کی

ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا: میں بڑی respect سے عرض کروں گا۔ میں تھوڑا اس Bill کے بارے میں عرض کروں گا کیونکہ میں جب اس کو پڑھ رہا تھا، میں نے اس کو کل بغور دیکھا، مجھے بہت خوشی ہوئی کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ چیزیں جو Constitution of Pakistan میں عام آدمی کے لیے provided ہیں، ہمیں ان پر کام کرنا چاہیے۔ میں نے یہ محسوس کیا کہ اب ہم اپنی ذمہ داری کو محسوس کرنے لگے ہیں اور بالخصوص یہ Bill جب Private Members' Day پر Private Members کے طور پر سامنے آتا ہے تو انتہائی خوشی محسوس ہوتی ہے کہ ممبران Assembly اور ممبران Senate اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہیں۔ جناب چیئرمین! اگر آپ اس کو minutely check کریں، جیسے فرحت اللہ بابر صاحب نے بھی نشان دہی کی کہ مخالفت برائے مخالفت کا فریضہ انجام دینا ایک روایتی انداز ہے لیکن اگر اس کو پڑھ لیا جاتا تو شاید ان کو شرمندگی نہ اٹھانی پڑتی۔ اس میں بڑائی محترمہ نجمہ حمید صاحبہ کی بھی تھی کہ جو اس Bill کی mover ہیں۔ اس کے Section-3 میں minutely

15 کے قریب اس کی خصوصیات، ضروریات اور پابندیاں لکھی گئی، میں جو provide کی جائیں گی۔ آپ ایک، ایک شق کو پڑھیں تو پتا چلتا ہے کہ اس کو کتنا minutely توجہ کے ساتھ بنایا گیا ہے۔۔۔
(اس موقع پر ایوان میں اذان مغرب سنائی دی)

جناب چیئرمین: آغا صاحب! آپ کتنی دیر میں conclude کر لیں گے otherwise we can take it up after Maghrab prayer also, if you want that...

سینیٹر کامل علی آغا: میں چار منٹ میں ختم کر رہا ہوں جی۔

جناب چیئرمین: دو منٹ میں ختم کر لیں تو بہتر ہوگا۔

سینیٹر کامل علی آغا: چلیں میں کوشش کرتا ہوں۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس تیاری میں یقین کریں میں فرحت اللہ بابر صاحب سے بھی بات کر رہا تھا کہ بڑی محنت کی گئی ہے، بڑی دلچسپی دکھائی گئی ہے اور اس میں یقیناً یہ جو movers ہیں ان کی دلچسپی نظر آرہی ہے اور ان کی یہ دلچسپی کہ پاکستان کے غریب عوام کے، غریب بچوں کو free facility ملے اور یہاں تک کہ pick & drop کی سہولت بھی اس کے اندر دی گئی ہے نہ صرف طلبا بلکہ اساتذہ کے لئے بھی یہ سہولت ہے۔ باقی میں تھوڑی سی بات معذرت سے پنجاب کی ضرورتوں کا اس وقت کی کہ جب ہم وہاں پر حکمران تھے۔ جناب چیئرمین! وہاں پر الحمد للہ ہم نے واقعی حقیقی معنوں میں free education matric تک provide کی اور طلبا کو وظائف فراہم کیے۔ وہاں پر معذور بچوں کے institutions بنائے، ان کو pick and drop کی سہولت دی۔ ہم نے بھیک مانگنے والے بچوں کے لیے الگ institutions قائم کیے اور آپ ان کو چلتے ہوئے جا کر دیکھ سکتے ہیں۔ اور ہم نے ان کے لیے legislation بھی کی۔ ان کو یہ ختم نہیں کر سکتے۔ اس لیے میں دعویٰ سے کھتا ہوں کہ آج بھی آپ وہاں پر جا کر دیکھ سکتے ہیں۔ ہم نے ان کو قانونی تحفظ بھی دیا کیونکہ ہمیں پتا تھا کہ اگر خدا نخواستہ وہ لوگ آگئے جو Bill کو پڑھتے بھی نہیں ہیں اور تنقید شروع کر دیتے ہیں تو وہ کیا حال کریں گے۔

جناب چیئرمین: شکر یہ آغا صاحب!

سینیٹر کامل علی آغا: میں ایک اور تشویش کا اظہار کر رہا ہوں اور میں اس ایوان کے اندر ایک notification پیش کروں گا۔ کوئی الزام تراشی والی بات نہیں 2010 کے اندر پنجاب کی اس حکومت نے ایک notification کے ذریعے پنجاب کے عوام کا ایسا استحصال کیا ہے کہ وہ تمام طلبا جو

اردو میڈیم کے ذریعے پرائمری سکولوں کے اندر، ان پرائمری سکولوں کے اندر جن کی چھت بھی یہ فراہم نہیں کر سکتے، جن کی missing facilities جو ہیں وہ چار دانش سکولوں کی نذر کر دی گئی ہیں۔ یہ مجھے بتائیں کہ 62% آبادی والا صوبہ، پاکستان کی اٹھارہ کروڑ کی آبادی میں سے 62% لوگ پنجاب میں بستے ہیں کیا اس کے طلباء کو چار دانش سکولوں کے ذریعے تعلیم دی جاسکتی ہے؟ تمام پرائمری اور ہائی سکولوں کی missing facilities ان کی دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: آغا صاحب kindly اس Bill پر confined رہیں۔ آپ اس Bill پر

confined رہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب! چار سکول قائم کر دیے گئے اور لیپ ٹاپ اور پتا نہیں کیا کیا وہاں پر سلسلے شروع ہوئے اور پیسے کرپشن کی نذر ہوئے۔ میں ایک notification کی بات کرنا چاہ رہا ہوں وہ notification انہوں نے یہ کیا ہے کہ تمام سکولوں پر پابندی لگا دی ہے کہ وہ انگلش میڈیم اختیار کریں گے، اردو میڈیم ختم کر دیا ہے۔ یہ بڑی alarming چیز ہے تعلیم برباد ہو گئی ہے۔ جس کلاس کے اندر چاس طلبا بیٹھے تھے آج وہاں پر پندرہ طلبا بیٹھے ہیں۔

Mr. Chairman: Thank you Agha Sahib. The proceedings are suspended for fifteen minutes for Maghrib prayers.

(نماز مغرب کے وقفے کے بعد اجلاس زیرِ صدارت جناب چیئرمین دوبارہ شروع ہوا)

جناب چیئرمین: اس بل پر from both sides, honourable members نے

اپنا اپنا موقف پیش کیا۔

We move further now. I put the motion to the House that the Bill to provide for free and compulsory education to all children of the age of five to sixteen years [The Right to Free and Compulsory Education Bill, 2012], earlier it was 2011 and now it is 2012, as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: We may now take up second reading of the Bill. There is no amendment in clauses 2 to 29, therefore, I put these clauses together as one question before the House. The question is that clauses 2 to 29 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and clauses 2 to 29 stand part of the Bill. Now we take up clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that clause 1, the Preamble and the Title do stand part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title stand part of the Bill. Mrs. Saeeda Iqbal, please move Item No.7.

Senator Saeeda Iqbal: I beg to move that the Bill to provide for free and compulsory education to all children of the age of five to sixteen years [The Right to Free and Compulsory Education Bill, 2012], be passed.

Mr. Chairman: I put the motion to the House that the Bill to provide for free and compulsory education to all children of the age of five to sixteen years [The Right to Free and Compulsory Education Bill, 2012], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed unanimously. Mr. Hasil Bizenjo *sahib*, do you want to say something?

Point of Order

Shortage of Water in Gwadar

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: جناب چیئرمین! میرا ایک point of order ہے۔ آپ کا بہت شکریہ، گو کہ بہت دیر سے لیکن آپ نے مجھے موقع دیا۔ جناب! پہلے تو میں یہاں ایک واقعے کی مذمت کرنا چاہتا ہوں۔ پچھلے دنوں بلوچستان کے علاقے میں 16 بے گناہ لوگوں کو بے دردی سے مارا گیا۔ یقیناً یہ قابل مذمت بات ہے۔

جناب! اس کے ساتھ میں آپ کی اور پورے ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم انسانی مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ اگر جہانگیر بدر صاحب تھوڑی سی توجہ دیں، میں نے اسی لیے بات کرنے کی کوشش کی تھی کہ کچھ اور حکمران یہاں موجود تھے، ان کے سامنے بات ہوتی تو اچھا تھا۔ جناب چیئرمین! گوادر کا نام آپ کے اور اس ملک کے تمام اہم لوگوں کے زیرِ بحث رہتا ہے۔ آپ جس سے بات کریں وہ کہتا ہے کہ گوادر Central Asia کے لیے gateway ہے۔ کچھ لوگوں کے لیے گوادر پاکستان کا مستقبل ہے، کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ گوادر کو develop کر کے ہم پاکستان کو دنیا کی بڑی طاقت بنائیں گے۔ پاکستان کی جس strategic position کی بات کی جاتی ہے، وہ عملی طور پر اس ساحلی پٹی کی وجہ سے ہے اور ہم اس کو پوری دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ ہمارے پاس یہ علاقہ ہے اور یہ اس کی strategic اہمیت ہے۔ آبنائے ہرمز یہاں سے اتنے کلومیٹر پر ہے، اگر آبنائے ہرمز بند ہوتی ہے تو یورپ سے لے کر آسٹریلیا اور امریکہ تک دنیا کو تیل کی رسائی بند ہو جاتی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اس کی اس لیے strategic importance ہے کیونکہ this is a energy corridor بڑے بڑے خوبصورت گھروں میں، بڑے بڑے محلوں میں اس کو discuss کیا جاتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ گوادر میرا vision تھا، دوسرا کہتا ہے کہ میرا vision تھا، تیسرا کہتا ہے میرا vision تھا۔ اگر کوئی agreement sign کرنا ہوتا ہے تو اس بات کو ساری دنیا میں نمایاں کرنے کے لیے کہ ہمارے لیے اس کی کتنی strategic importance ہے specially سب گوادر چلے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! جس گوادر یا جس ساحلی پٹی کے دعوے ہم پوری دنیا میں کرتے پھرتے ہیں، پرویز مشرف کا یہ دعویٰ تھا کہ میں نے ایک سو پچیس ارب روپے وہاں خرچ کیے۔ ایک ادارہ پرویز مشرف کے زمانے میں بلوچستان حکومت کے تحت بناواہ اب بھی چل رہا ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم وہاں پانچ

ارب روپے خرچ کر چکے ہیں۔ جناب والا! جہاں ایک سو پچیس ارب روپے خرچ ہوئے، جہاں ایک دعویٰ ہے کہ ہم نے پانچ ارب روپے خرچ کیے وہ پورا District Gwadar آج ایک انسانی لمبے کا شمار ہے۔ پچھلے ایک مہینے سے گوادر کا ڈیم dry ہو چکا ہے، کچھ لوگ پیاس کی وجہ سے ایران کی طرف migrate کر رہے ہیں، کچھ کراچی کی طرف جا رہے ہیں، وفاقی حکومت کو اس کی خبر ہے نہ صوبائی حکومت کو اس کی خبر ہے اور نہ ہمارے ان تقریر کرنے والوں کو خبر ہے جو سارا دن پاکستان کی strategic position کو discuss کرتے رہتے ہیں۔ اس وقت وہاں پر ایک ٹینکر اٹھارہ ہزار روپے میں فروخت ہو رہا ہے اور سارے وہ ٹینکریں ہیں جو ایران سے پاکستان میں ڈیزل اور پٹرول لاتے ہیں۔ وہاں ایک انسانی المیہ چل رہا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ اس ملک کا جو disaster management کا ادارہ ہے وہ کس چیز کو disaster سمجھتا ہے؟ جہاں لوگ migrate کر رہے ہوں جہاں لوگ مر رہے ہوں جہاں ان ٹینکریں کو استعمال کیا جا رہا ہو جن میں پٹرول اور ڈیزل لایا جاتا ہے جس کی وجہ سے لوگ بیمار ہو رہے ہوں مگر کسی کے کان پر جوں تک نہیں رہتی۔ اب سوال یہ ہے کہ گوادر ضلع کے لوگ جس کی ساڑھے سات لاکھ کی آبادی اس وقت پیاس سے مر رہی ہے، وہاں سے ہجرت کر رہی ہے۔ وہاں پر عملی طور پر پینے کا پانی ختم ہو چکا ہے مگر ایک بھی تشریف آدمی نے اس پورے ایک مہینے میں وہاں کا دورہ نہیں کیا، سارے Treasury Benches میں ان کے ممبران بیٹھے ہیں، چاہے وہ قومی اسمبلی کے ہیں چاہے وہ صوبائی اسمبلی میں ہیں، نہ وہاں کے وزیر اعلیٰ کو کچھ پتا ہے اور وزیر اعظم کو تو پتا ہی نہیں ہوگا، پتا نہیں وزیر اعظم نے کبھی گوادر دیکھا بھی ہے یا نہیں؟ اس تک تو گوادر کی خبر ہی نہیں پہنچی ہوگی۔ پورے ایک مہینے سے وہاں ہر ٹال ہے، جلسے جلوس ہو رہے ہیں، لوگ بھوک ہرٹالوں پر بیٹھے ہیں مگر اس کے باوجود ان کی کوئی شنوائی نہیں ہے۔ اگر یہ ایوان جو symbol of federation ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اس federation کا symbol ہوں اگر آج وہ ایسے علاقے میں جہاں لوگ پیاس سے مر رہے ہیں اگر وہ اس کا notice نہیں لیتا تو آپ مجھے بتائیں کہ لوگ کہاں جائیں؟

جناب والا! ایک طرف آواز حقوق بلوچستان کی بڑی بڑی باتیں ہوتی ہیں، کوئی کہتا ہے کہ ہم نے NFC Award میں اتنے پیسے دیے، ہم ان پیسے دینے والوں سے اتنا ضرور پوچھیں گے کہ آپ یہ بتائیں کہ وہ پیسے کہاں گئے؟ وہ پیسے کس نے سمجھائے جبکہ وہاں پر لوگ پیاس سے مر رہے ہیں؟ آپ نے بیس بیس، چالیس چالیس کروڑ روپے اپنے ایم پی ایز میں تو بانٹ دیے کہ آپ لوگوں کو خرید کر دوبارہ منتخب ہو کر آئیں مگر آپ نے ان کو یہ ہدایت نہیں کی کہ آپ جا کر ان پیاسے لوگوں کو پانی

پلائیں۔ جناب چیئرمین! ایسی حالت میں ہمارے لیے بہت مشکل ہو گا کہ ہم لوگ ایوان میں بیٹھیں۔ میں اپنے تمام اپوزیشن دوستوں سے یہ درخواست کروں گا کہ اس مسئلے پر واک آؤٹ کر کے اس کو اور زیادہ highlight کیا جائے۔ شکر یہ۔

(اس موقع پر سینیٹر میر حاصل خان بزنجو ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب چیئرمین: بزنجو صاحب! حکومتی بنچوں سے اس کا کوئی response لینے دیں، Federal Minister for Political Affairs بھی بیٹھے ہیں، Leader of the House بھی بیٹھے ہیں، that is your right. اس پر راجہ صاحب بھی بات کرنا چاہتے ہیں۔ Obviously Government should take notice of it. اس پر راجہ صاحب کچھ بات کرنا چاہتے ہیں، باقی معزز ممبران بات کرنا چاہتے ہیں تو اس کے بعد آپ اپنا decision لیں۔ جی راجہ ظفر الحق صاحب۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ سینیٹر میر حاصل خان بزنجو نے جس بھیانک صورت حال کا اظہار کیا ہے، اصل میں Parliamentary Leaders کی جو میٹنگ ہوئی تھی اس میں بھی ان کا یہی خیال تھا کہ اس معاملے کو بڑی سنجیدگی سے اٹھایا جائے۔ یہ ایک national disaster ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان کو ایسے disasters کا سامنا ہوتا ہے لیکن یہاں National Disaster Management Authority بھی ہے اور وہ مرکزی حکومت کے پاس بھی موجود ہے اور صوبوں میں بھی موجود ہے لیکن اس صورت حال کی اصلاح کے لیے کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا گیا جس سے کسی کو تسلی ہو کہ وہاں کے بسنے والے لوگ یا وہ وہاں سے نقل مکانی کر جائیں یا پھر جو لوگ وہاں دھرنادے کر بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کا کوئی پرسنل حال نہیں ہے جیسے بزنجو صاحب نے فرمایا کہ ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، کوئی visit کرنے والا نہیں ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کو متفقہ طور پر اس اتنے بڑے disaster کے بارے میں اپنا احتجاج بھی record کروانا چاہیے اور میں محسوس کرتا ہوں کہ اگر آپ as a Leader of the House موجود ہوتے تو میں آپ سے درخواست کرتا اور آج میں اپنے بھائی جہانگیر بدر صاحب سے یہ کہوں گا کہ یہ بجائے کوئی رسمی سا جواب دے دیں، ان کو چاہیے کہ یہ پوری ذمہ داری لیں، وہاں بات کر کے اس کی کوئی progress لے کر کل ایوان کو inform کریں ورنہ یہ بات یہاں سے ہوئی،

اُدھر سے جواب آگیا اور بات ختم ہو گئی یہ کافی نہیں ہے، اس کو بڑا seriously لینا چاہیے۔ ہم کہتے ہیں کہ لوگوں کی کیوں پاکستان کے ساتھ محبت کم ہو گئی ہے، بیرونی ممالک سے کیوں ملک کے اندر سازشیں ہو رہی ہیں۔ اگر لوگوں کی تکالیف کا احساس نہیں کیا جائے گا، اس کا مداوا نہیں کیا جائے گا تو یہ violence کی ایک breeding ground ہو جاتی ہے اور پھر دوسرے مخالف ممالک کی سازشیں کامیاب ہوتی ہیں۔ اس کا علاج یہی ہے کہ جو لوگ اس بات کے ذمہ دار ہیں وہ خدا کے لیے اس بات کا احساس کریں کہ اصل میں ان کی ذمہ داری کیا ہے؟ میں اس لیے Leader of the House سے درخواست کروں گا کہ بجائے وہ کوئی رسمی سا جواب دیں، یہ اپنی ذمہ داری لیں، وہاں سے حالات کا پتا کر کے اور پھر جو progress ہو کل اس ایوان کو بتائیں تاکہ اس معاملے میں آگے کوئی پیش رفت کی جا سکے۔ ہم ان کے ساتھ پوری یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں اور تھوڑی دیر کے لیے ایوان سے واک آؤٹ بھی کرتے ہیں۔

(اس موقع پر مسلم لیگ (ن) کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب چیئرمین: جناب مشاہد حسین سید صاحب۔

we want to express full solidarity with you and we want to say fact finding team ایک جو ہماری تھی جس کے چیئرمین تھے چوہدری parliamentarians to Gwadar to show our solidarity and with that I will also join in the walk out also. issue بلوچستان کا ہے اور یہ زبانی جمع خرچ نہیں ہونا چاہیے۔ ہم اتنی باتیں کرتے ہیں جو ہماری تھی جس کے چیئرمین تھے چوہدری شجاعت حسین صاحب اس کی رپورٹ implement کرائی جائے اور خاص طور پر جب کراچی، لاہور اور اسلام آباد میں کوئی واقعہ ہوتا ہے تو reaction اور ہوتا ہے۔ Balochistan is part of Pakistan ہر روز killing ہو رہی ہے کسی کو کوئی پرواہ نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ number one issue ہے اور یہ جو Natural Disaster ہے یہ actually man made disaster

ہے کیونکہ نالائق بھی ہے اور پرسان حال بھی کوئی نہیں ہے۔ Thank you.

(اس موقع پر پاکستان مسلم لیگ (ق) کے اراکین نے واک آؤٹ کیا)

جناب چیئرمین: میاں رضاربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضاربانی: جناب! میں سمجھتا ہوں کہ اس باؤس میں بلوچستان کے بارے میں بحث ہوئی ہے اور گو کہ حکومت نے بہت کوشش کی ہے آغاز حقوق بلوچستان دے کر لیکن پھر بھی بلوچستان کے جو مسائل ہیں وہ جنوں کے توں ویسے ہی موجود ہیں اور ابھی جو بات حاصل بزنجو صاحب نے کی ہے ان کے ساتھ اور بلوچستان کے عوام کے ساتھ solidarity میں، میں بھی واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس موقع پر سینیٹر میاں رضاربانی نے واک آؤٹ کیا)

جناب چیئرمین: کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین: جناب چیئرمین! بلوچستان کے اس issue میں ہم سب اکٹھے ہیں۔ بلوچستان پاکستان کا دل ہے۔ ہم باقی مسائل میں بالکل گورنمنٹ کے ساتھ ہیں۔ اگر اس میں کوئی قباحت نہیں ہے تو میں سمجھتی ہوں بلوچستان کے اس issue میں protest کرتے ہوئے میں اور میری پارٹی بھی واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس موقع پر بلوچستان نیشنل پارٹی (عوامی) کے اراکین نے واک آؤٹ کیا)

جناب چیئرمین: جی، مولانا شیرانی صاحب۔

سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی: شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ جیسا کہ دوست فرما رہے ہیں واقعاً بلوچستان ایک انتہائی حساس علاقہ بھی ہے اور بین الاقوامی نظریں بھی اس پر ٹھکی ہوئی ہیں اور حکومت کی جانب سے ان کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ وہاں پر جو لوگوں کو اٹھایا جاتا ہے، پھر قتل کر کے ان کی آنکھوں اور سینوں میں drilling کی جاتی ہے اور ان کے لاشوں کو مسخ کر کے پھینک دیا جاتا ہے۔ قتل الگ چیز ہے لیکن اس کی جو توہین ہے شرف انسانیت کی وہ ایک اضافی چیز ہے اور پھر drilling سے فائدہ کیا ہوگا تا کہ لوگوں کو بے زار کیا جائے اور وہاں پر ایک ایسی کیفیت بنتی جا رہی ہے کہ لوگ اپنے ملک سے بے زاری کے عالم میں جا چکے ہیں۔ وہاں پر غربت، پیاس اور بھوک ہے۔ امن نہیں ہے، لاشیں پھینکی جاتی ہیں اور لاشوں کی توہین ہوتی ہے۔ جہاں تک بلوچستان پیکیج کا تعلق ہے اس کو بلوچستان کی تمام سیاسی جماعتوں نے مسترد کیا ہے اور اس میں کوئی خاص مراعات نہیں بھی نہیں۔ اس

لئے میں سمجھتا ہوں کہ جمعیت العلمائے اسلام بھی اسی تسلسل میں واک آؤٹ کرے گی کہ بلوچستان کے ساتھ ایک زیادتی ہو رہی ہے۔

(اس موقع پر جمعیت العلمائے اسلام کے اراکین نے واک آؤٹ کیا)

جناب چیئرمین: جناب مولانا بخش چانڈیو صاحب! آپ جو ممبران واک آؤٹ کر کے گئے، میں ان کو request کر دیں کہ وہ واپس آجائیں۔ جی، افراسیاب خٹک صاحب۔ کرنل صاحب! میں آپ کو بھی فلور دے دوں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔

سینیٹر افراسیاب خٹک: جناب چیئرمین! یہ جو گوادر کے بارے میں تحریک پیش ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی سنجیدہ بات ہے۔ میں شاعر عوام۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: کرنل صاحب! آپ کو موقع ملے گا۔ آپ تشریف رکھیں۔ افراسیاب خٹک صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

سینیٹر افراسیاب خٹک: میں شاعر عوام حبیب جالب کو quote کروں گا جنہوں نے

کہا تھا کہ

سنو پنجاب کے لوگو! بلوچستان جلتا ہے

بلوچستان جلتا ہے تو پاکستان جلتا ہے

میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہم سب کی دل کی آواز ہے اور ہم بھی بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ یکجہتی کے اظہار کے طور پر واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس موقع پر عوامی نیشنل پارٹی کے اراکین نے واک آؤٹ کیا)

جناب چیئرمین: کرنل مشدہی صاحب! پہلے آپ بغیر فلور کے تھے۔ اب فلور آپ کو

دے رہے ہیں۔

(اس موقع پر ایم کیو ایم کے اراکین نے واک آؤٹ کیا)

جناب چیئرمین: جہانگیر بدر صاحب! اس issue پر آپ NDMA, PDMA اور

چیف سیکرٹری بلوچستان سے coordinate کر کے کل ہاؤس کو مطلع کر دیں۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب چیئرمین صاحب! جو کچھ گوارا کے متعلق کہا گیا ہے اس پر تو کسی شخص کو شک نہیں ہے۔ انتہائی خطرناک صورت حال یہاں پر بیان کی گئی ہے اور وہاں پر living condition کے متعلق جو کہا گیا ہے we must share with them میں ان کے ساتھ as Leader of the House share کرتا ہوں۔ واک آؤٹ تو کسی چیز کا حل ہے ہی نہیں۔ Democracy میں ان پر بحث کی جاتی ہے اور ان کا حل نکالا جاتا ہے۔ جناب چیئرمین! ایڈوانزری کمیٹی کی میٹنگ ہوئی تھی تو اس میں میرے اپنے خیال میں یہاں پر ہمارے بجائے بزنجو صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان کو وہاں پر یہ مسئلہ ضرور اٹھا دینا چاہیے تھا تا کہ وہاں پر بیٹھ کر اس صورت حال پر غور کیا جاتا کہ جن لوگوں کی ذمہ داری ہے اس کو fix کرنے کے لئے کون سے اقدامات کئے جائیں۔ ایک لوکل انتظامیہ ہے، پھر صوبائی حکومت ہے، پھر مرکزی حکومت ہے۔ یہاں پر جو صورت حال سامنے آئی ہے اس تمام تر صورت حال سے بچنے کے لئے ways and means devise کرنا is very important اور آپ نے مجھے کہا ہے۔ میں سب لوگوں کے ساتھ I will talk to them tomorrow لیکن میں چاہتا ہوں کہ بلوچستان کے کوئی ایک دو ممبر ساتھ ضرور ہوں۔ I don't want to give them the information tomorrow. means the situation on the ground, the ground reality that already has been told by Bizenjo Sahib. Sahib. میں چاہوں گا کہ وہاں پر consolidated matter should be taken into consideration. As a Senator, as a symbol of the Federation of Pakistan, this institution ہم اس پر کس طرح اپنا role actively ادا کر کے اور اس پر پیش قدمی کریں۔ لہذا، I suggest you کہ اس پر single, individual, as Leader of the House ذمہ داری fix کرنے کی بجائے take the others on board ہم کل صبح کوئی time fix کر لیں۔ 10,11 بجے میرے آفس میں آجائیں یا مجھے جہاں کہتے ہیں میں آجاتا ہوں وہاں بیٹھ کر سب کو فون بھی کرتے ہیں۔ وہاں کی situation بھی لیتے ہیں اور اس کی روشنی میں جب کل یہاں ہاؤس میں آئیں تو we should speak something consolidated. If you agree with this Bizenjo Sahib.

Senator Mushahid Hussain Sayed: Sir, I would request that there are some very rich leaders here.....

(Interruption)

Senator Mushahid Hussain Sayed: We should go there for a day led by a delegation under Hasil Bizanjo's leadership We have to go on the spot and survey and then چار پانچ لوگوں کو بھیج دیں۔
come back. صرف زبانی خرچ سے مزہ نہیں آئے گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ راجہ ظفر الحق۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! میرا تاثر یہ ابھرا ہے کہ Leader of the House کو اپنی powers کا، اپنی پوزیشن کا پورا اندازہ نہیں ہے۔ He represents the Federal Government here in the absence of the Prime Minister, he represents the Federal Government here. وہ Chair No.1 پر بیٹھے ہیں and I have been the Leader of the House, I have been the Leader of the Opposition. میں اس لیے یہ محسوس کرتا ہوں کہ یہ بجائے یہ کہیں کہ مجھ اکیلے پر ذمہ داری نہ ڈالیں، یہ کوئی ایسا بوجھ نہیں ہے کہ وزن اٹھانا بہت مشکل ہو رہا ہے۔ اگر ان کی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ کہتا میں ابھی اپنے چیمبر میں جا کر وزیر اعلیٰ سے بات کرتا ہوں، local administration سے بات کرتا ہوں کہ یہ صورت حال فوری طور پر کیسے ٹھیک ہو سکتی ہے اور اس کے لیے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ He should take his responsibility seriously. ہم ان پر کوئی ایسا بوجھ نہیں ڈال رہے جو وہ اٹھانے کے قابل ہی نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ راجہ صاحب۔ Leader of the House۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب والا! راجہ صاحب سے میں agree کر رہا ہوں لیکن مجھے اس بات کا اندازہ نہیں ہو سکا شاید sense of direction جو میں نے یہاں پر دی ہے وہ میری بات کو نہیں سمجھ سکے۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ میں نہیں کر رہا۔ میں نے کہا ہے میں کروں گا۔ مجھے کہتے ہیں تو آپ میری طرف آجائیں، آپ چاہتے ہیں تو میں ادھر آجاتا ہوں and on behalf of the Prime Minister of Pakistan I take full responsibility of the office that I will

speak to them. لیکن میں کھتا ہوں کہ جب ان کے ساتھ بات چیت ہوتی ہو تو کہیں یہ تاثر نہ لیا جائے کہ یہ اکیلے ہی بات کر کے آگئے and we are not satisfied اور مجھے پرسوں دوبارہ بات کرنی ہے۔ Let us save the time of this House اور جمہوریت میں to share with the other's powers یہ جمہوریت کی ایک رسم ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں اور درست بھی ہے کہ I am representing Prime Minister تو میں وزیراعظم کی power آپ سے share کرنا چاہتا ہوں in solving the problems جن کی آپ نے نشان دہی کی ہے اگر آپ یہ کرنا چاہیں گے تو یہ مسئلہ جلدی حل ہو جائے گا۔ نہیں چاہیں گے تو وہاں پر صورت حال دیکھ آئیں، میں تو آج ہی شاید رات کو بات کر لوں اس کے بعد جو صورت حال سامنے آئے گی یہاں پر پیش کر دیں گے لیکن it would be in the best interest of the people living there ہم سب اکٹھے، جن جن افسران سے حساب لینا ہے، جو situation پتا کرنی ہے اس پر we can go in unison. This is not against the tradition of democracy.

جناب چیئرمین: جی سیف اللہ مگسی صاحب۔
 (مداخلت)

Mr. Chairman: The floor is with Saifullah. Raja sahib, let us not get into that controversy. We should move forward to resolve the issue. I am going to give some directions now. The floor is with Saifullah Magsi sahib.

Senator Nawabzada Saifullah Magsi: Thank you Mr. Chairman! for giving me this opportunity. I would like to say something which a lot of you might not like today. Walk out

تو ہوتے رہتے ہیں، whether it is a national parity, whether it is a regional parity. We try to take a lot of political mileage of Balochistan issue. It has become like a fashion to talk on Balochistan issue.

Being from Balochistan, being one of the youngest members, and I think I am the youngest member in the House, I

know and I speak for the youth over there that there is a big disconnect between the people of that Province and where we are now. Although we feel in this House and I think members from Balochistan would agree with me because we are almost in equal numbers here as compared to the National Assembly where we are quite little in number by the rest of the Provinces. So, we get a better and bigger chance to speak out here. The reality is and it is a harsh reality and everybody in private and now in public also agrees that the buck stops with the armed forces and the intelligence agencies in Balochistan. It is a reality, everybody knows it. We just get scared, we don't want to talk about it. The Supreme Court orders that three people should be produced in court. 48 hours later their bodies are found. What did the Supreme Court do? Nothing. Even they are not willing to take those extra steps. Balochistan has become an international issue. It is a matter of national security and a matter of national importance. The resources that Balochistan have, the coastline, the two large borders that gives it strategic importance. Without Balochistan this country will not survive. We should all now seriously take measures rather than talking here about it, rather than walking out, to take political mileage out of it, you should seriously consider in your leadership and I think I will second Senator Mushahid Hussain on this to have a serious framework or fact finding mission with some powers also. Not just the fact finding mission, we go and we submit report and we got thousands and thousands pages of report.

اس سے کچھ بھی نہیں ہوا ہے آج تک۔ Package سے کچھ نہیں ہوتا، میری طرف سے آپ سو دو سو ارب روپیہ پھینکتے جائیں تب بھی کچھ نہیں ہوگا۔
It is a political issue and it has to be solved politically. There has to be a fact finding mission as you rightly said and it should have some power. It should come here

and recommend something on serious matters which should tell the Government these are the solutions. We have spoken to these individuals. Unless we don't do this, we will keep on talking here.

آج کر لیں گے، کل دوبارہ کوئی اٹھالے گا، چار دن بعد کسی کی باڈی ملے گی پھر میں یہاں پر آکر بول لوں گا، کوئی اور بول لے گا، واک آؤٹ ہو جائے گا اس سے کچھ فرق نہیں پڑنے والا، جتنا ہم اس issue کو delay کریں it is getting serious and grave by the day. You might not even have to....

آپ سینیٹر حاصل بزنس سے پوچھ لیں کہ ابھی آنے والے elections میں وہ campaign ہی نہیں کر سکیں گے، بلوچستان میں ایسے علاقے بھی ہیں۔ وہاں پر nationalist parties والے campaign نہیں کر سکیں گے، ہم نہیں کر سکیں گے کوئی جا ہی نہیں سکے گا پھر آپ کیا کریں گے۔

Then again this democracy will have to rely on armed forces for elections. We have to come out of this rigmarole. We need to get serious about it. Thank you.

جناب چیئرمین: شکریہ، جی حاصل بزنس صاحب۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنس: جناب چیئرمین! میں سیاسی پارٹیوں خاص طور پر MQM, ANP, BNP, and Muslim League (Q) کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب والا! مسئلہ یہ ہے کہ ہم لوگوں نے اس پر کافی کام کیا ہوا ہے۔ اب وہاں پر کوئی چارہ نہیں ہے۔ اس وقت وہاں صرف یہ ہو سکتا ہے کہ وہاں دو جگہوں پر پینسی میں اور گوادری میں آپ کوئی desalination plant وہ بھی کسی ship میں لگا کر لے جائیں، جو وہاں پر ابھی سے کام شروع کرے، اس کے علاوہ وہاں پر کوئی چارہ نہیں ہے۔ اتنی بڑی آبادی کو آپ ٹینکرز کے ذریعے پانی کیسے دے سکتے ہیں۔ وہاں پر nearest place جہاں پر پانی ہے وہ تقریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر ہے، that is Mirani Dam، میرانی ڈیم کے علاوہ کہیں آس پاس پانی نہیں ہے۔ سات ساڑھے سات لاکھ لوگوں کو آپ ڈیڑھ سو کلومیٹر سے پانی نہیں دے سکتے۔ ہماری درخواست یہ ہے کہ اگر حکومت اس پر کام کرنا چاہتی ہے، اس وقت آپ کو کسی نہ کسی طرح دو desalination plant شپ کے ذریعے ان دو جگہوں پر لانے ہوں گے یاد دعا کریں، خدا کرے بارش ہو، اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Thank you. Mushahid Hussain Sayed *sahib* do you want to say once again....

Senator Mushahid Hussain Sayed: Sir, what my young friend and brother Senator Saifullah Magsi has said that the core issue is the source of deprivation and neglect which is political and then the offshoot of that is, at different levels, where mal-governance, incompetence and callousness is there. So, I think, I would again reiterate, we need a fact finding mission with authority to tell the whole truth and to find a solution that is within the federation of Pakistan as soon as possible because Balochistan is the heart of Pakistan's future, prosperity and we cannot let it fritter away because of our own نالائقی. Thank you very much.

Mr. Chairman: Let me give some observation now. گزارش یہ ہے کہ fact finding mission کی تو میں سمجھتا ہوں ضرورت نہیں ہے، because it relates to other issues. At the moment, the issue is of the drinking water which is apparent on the face of it, what has been said by Hasil Bizenjo and the other honourable members. Certainly, I would request the Leader of the House and the Minister for Political Affairs that they should get in touch with the Chief Minister and the Chief Secretary and they should ask them that what measures have they taken so far on this issue? What is their assistance which is required from the Federal Government and do ask PDMA and NDMA, there are two authorities, that what measures they have taken? That report should come to the House by tomorrow and then we will take it up, discuss this issue in the House and will take certain measures for that. Thank you.

(Interruption)

Point of order Resumption of Drone Attacks

جناب چیئرمین: جہانگیر بدر صاحب! ظفر علی شاہ صاحب کو ذرا point of order لینے دیں۔ جی شاہ صاحب۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: بدر صاحب! یہ condolence کر لیں گے۔ جناب چیئرمین! بہت مہربانی۔ آج سے دو روز قبل اور ان دو روز سے دو روز قبل حکومت پاکستان نے امریکہ کی حکومت کے ساتھ نیٹو فورسز کی سپلائی کا کوئی معاہدہ کیا، کچھ تحریری اور کچھ زبانی اور کچھ باتیں سامنے آئیں اور کچھ نہیں آئیں لیکن آج سے دو روز قبل اس معاہدے کے بعد پاکستان کی حدود کے اندر ڈرون حملہ کیا گیا۔ میں جناب اور اس معزز ایوان کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا کہ حکومت پاکستان نے بالخصوص پاکستانی پارلیمنٹ کی قرارداد کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ یہ پاکستان کے عوام، پاکستان کے سیاستدان، پاکستان کی سیاسی جماعتیں اس کو minutely دیکھ رہی ہیں۔ جناب چیئرمین! معاہدے کی جو تفصیلات آئی ہیں ان کے مطابق ڈرون حملوں کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ ڈرون حملے امریکن اور پاکستان کی common intelligence کے بعد کیے جائیں گے، it is a matter of record، جناب چیئرمین! تازہ ترین ڈرون حملہ جو پاکستان کی حدود میں کیا گیا ہے جس میں 50، 60 innocent persons نظر میں مارے گئے جس میں پاکستان کی حکومت کی intelligence کا share ہے۔ شاید انہوں نے پاکستان کے larger interest یہ بات کی ہو کہ جو پچاس ساٹھ شہری جو میری نظر میں بے گناہ تھے مارے گئے اور وہ پاکستان کی حکومت کی intelligence sharing کی وجہ سے۔ ان میں سے دہشت گرد کتنے تھے اور پاکستان کے innocent شہری کتنے تھے؟ یہ اگر Leader of the House بنا دیں یا کوئی اور بنا دے۔ جہاں تک پاکستان کی پارلیمنٹ کی resolution کا تعلق ہے، چونکہ ابھی اجلاس جاری ہے لہذا اس پر بعد میں بات کریں گے۔ اس وقت صرف یہ بتادیں کہ پاکستان کے عوام نے کیا قصور کیا ہے کہ پاکستان پر ڈرون حملے ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: سیکرٹری صاحب! I am observing! کہ بہت سارے honourable members گرمی محسوس کر رہے ہیں kindly get in touch with the engineering

cell of the Parliament Building, cooling system
جہانگیر بدر صاحب۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: میرے point of order کو کوئی response تو کرے۔

جناب چیئر مین: شاہ صاحب! they are not supposed to give you
reply. یا تو آپ earlier لکھ کر دے دیتے تو we could have asked the treasury
Benches. Nobody, give the instantly reply for that. Do understand
things. آپ بڑے senior counsel ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئر مین: شاہ صاحب گزارش ہے کہ ہم نے amend rules کیے ہوئے ہیں۔
آپ in writing بھیج دیتے تو we could have asked the Treasury Benches.
Do not ask about response instantly. For God's sake do not do like
that. Instantly تو جواب نہیں آتا we will ask them کہ کل یہ reply دے دیں اس پر۔ کل
آپ کو جواب دے دیں گے۔ جہانگیر بدر صاحب! resolution move کریں۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب چیئر مین! کبھی بھی ہاؤس میں کوئی ایسی چیز نہیں آئی
جس کا جواب نہیں دیا گیا۔ اس کا جواب بھی دیا جائے گا۔
(مداخلت)

جناب چیئر مین: جہانگیر بدر صاحب! Resolution move کریں۔

Condolence Resolution

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: ایک Condolence Resolution ہے اگر آپ اجازت دیں
تو خاموشی سے کر لیا جائے۔

I beg to move condolence resolution on the sad demise of Fauzia
Wahab, MNA.

“This House expresses its profound grief and
sorrow over the sad demise of Mrs. Fauzia
Wahab, Member, National Assembly.

Mrs. Fauzia Wahab was distinguished politician and seasoned parliamentarian. She remained member of the National Assembly from the Province of Sindh in 2002 to 2007 and 2008 to 2012. She was also elected as Chairperson of the Standing Committee of the National Assembly on Finance and Revenues. She made valuable contribution as a dedicated worker of Pakistan Peoples Party in strengthening democracy in the country. Services rendered by her would be long remembered.

We pray to Almighty Allah to shower His infinite blessings on the departed soul. May her soul rest in peace and may God give her family strength and fortitude to bear this irreparable loss, *Ameen*.”

I put this resolution for the approval of the House unanimously.

Mr. Chairman: Thank you, Raja Zafar-ul- Haq *Sahib*.

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! ہم اس resolution کی حمایت کرتے ہیں۔ ہمیں ان کی وفات کا انتہائی دکھ ہوا۔ وہ ایک بڑی talented and committed political worker تھیں، leader تھیں اور ان کی genuineness کے بارے میں کسی کو کبھی کوئی شک نہیں ہوا۔ کسی نے ان کے ساتھ اتفاق کیا یا نہیں لیکن انہوں نے performance of political responsibilities میں بڑی commitment کا اظہار کیا ہے۔ ہمیں دکھ ہے لیکن ساتھ ہی میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ اکثر یہ کہا گیا کہ ان کی بیماری بہت معمولی سی تھی اور اس کی انکوائری کرائی جائے کہ کیوں یہ سانحہ ہوا؟ میرا خیال ہے کہ شاید اس معاملے میں seriousness دکھائی جائے گی تاکہ ان کی family کو، ان کی پارٹی کو اور پاکستان کے عوام کو اور اس ہاؤس کو بھی پتا چلے کہ member of the

Parliament کے علاج میں اگر کوئی کوتاہی ہوئی ہے تو اس کا ذمہ دار کون تھا اور اس بارے میں کیا کچھ کیا جا رہا ہے؟ شکریہ۔

Mr. Chairman: Probably Raja *Sahib*, National Assembly

میں تو Committee constitute ہوئی ہے جو probe in کر رہی ہے اس سارے issue کو and if need probably and to find it out Leader of the House be then we can have a Committee from this House also. If it is already doing their business تو یہ پوچھ لیتے ہیں۔ جناب حمزہ صاحب سے میں درخواست کروں گا کہ ان کی مغفرت کے لیے دعا فرمادیں۔ جی دھامہ صاحب۔

سینیٹر مختار احمد دھامہ: سندھ کے ایک senior journalist ارشاد گورابانی جو سندھ کی صحافت میں ایک سینیٹر نام تھے، کل ان کی بھی وفات ہو گئی ہے تو ان کے لیے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب چیئرمین: جناب حمزہ صاحب دعا فرمادیں۔
(دعائے مغفرت کی گئی)

Mr. Chairman: The House stands adjourned to meet again on Tuesday, the 10th July, 2012 at 10.00 a.m.

[The house was then adjourned to meet again on Tuesday, the 10th July, 2012 at 10.00 a.m.]
